﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 19

جمعۃ المبارک 15/جون 2012ء
24/رجب 1433 ہجری قمری ❁ 15/احسان 1391 ہجری شمسی

شمارہ 24

نماز باجماعت کے قیام کے لئے درد

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مَیں نے ارادہ کیا کہ حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں۔ پھر نماز پڑھانے کیلئے ایک آدمی کو حکم دوں اور مَیں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو باجماعت نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کو گھروں سمیت جلا دوں“۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب وجوب صلوۃ الجماعۃ حدیث نمبر:608)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیرِ اہتمام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح (لندن) میں نویں سالانہ امن سمپوزیم کا انعقاد

جماعت احمدیہ کے سربراہ کی قیامِ امن کے لئے اَن تھک کوششیں قابل تحسین ہیں۔ وہ قیامِ امن کے میدان میں بہت بڑے رہنما ہیں۔

(Energy and Climate Change وزیر برائے Ed Davey MP) ——

برطانوی حکومت جماعت احمدیہ کے فلاحی اور معاشرہ میں یکجہتی قائم کرنے کے اقدامات کو نہایت تحسین کی نظر سے دیکھتی ہے۔

(Andrew Stunnell OBE MP) ——

دس ہزار پاؤنڈز کی رقم پر مشتمل جماعت احمدیہ برطانیہ کا تیسرا امن ایوارڈ فلاحی ادارہ S.O.S. Children's Villages UK کو دیا گیا

ممبران پارلیمنٹ، لندن شہر کے میئر، حکومتی وزراء، مختلف ممالک کے سفراء اور معاشرہ کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی شرکت اور جماعت احمدیہ کی قیام امن کے لئے مساعی پر خراج تحسین

(رپورٹ: حامدہ سنوری فاروقی۔ لندن)

(لندن۔ 24 مارچ) جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیرِ اہتمام 24 مارچ 2012ء کو طاہر ہال مسجد بیت الفتوح لندن میں 9واں سالانہ امن سمپوزیم منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور خطاب سے نوازا۔

برطانیہ کے مختلف شعبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے ایک ہزار سے زائد مرد و خواتین نے اس اہم تقریب میں شمولیت کی۔ مہمانوں میں وزراء، مختلف ممالک کے سفراء، ممبران پارلیمنٹ، لندن شہر کے میئر اور علمی و ادبی حلقوں کے نمائندے شامل تھے۔

اس سال کے سمپوزیم کا مرکزی عنوان ”بین الاقوامی امن“ تھا۔

تعارفی کلمات میں محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس بات پر زور دیا کہ ہر طبقۂ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس تقریب میں جمع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سوسائٹی میں باہمی محبت، بھائی چارہ اور امن سے رہنے کی کوششوں کو فروغ دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ مسیح آخرالزمانؑ کی قائم فرمودہ جماعت تو مکمل طور پر اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے قیامِ امن کے لئے ہر طریق سے کوشاں ہے۔

معزز مہمانوں کے خطابات

محترمہ Siobhain McDonagh جو کہ Mitcham and Morden کی ممبر آف پارلیمنٹ ہونے کے علاوہ تمام پارٹیز کی طرف سے تشکیل دیئے گئے پارلیمانی گروپ برائے جماعت احمدیہ کی لیڈر بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ بنیادی انسانی حقوق کے قیام کے لئے عام طور پر اور مذہبی حق خود ارادیت کی حفاظت کے لئے مختلف اداروں اور اقوام متحدہ میں بہت کام ہوا ہے مگر ابھی بھی دنیا کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ ان حقوق سے محروم کیا جاتا ہے۔ آزاد رائے کے ساتھ مذہب کو اختیار کرنے یا چھوڑ دینے کا حق لوگوں کو نہیں دیا جاتا، مذہبی تعصّبات اور نارواداری بہت سے ممالک میں بدستور جاری ہے۔ یہ صورتحال تشویشناک ہے اور ملکوں کی سالمیت کے لئے خطرہ بھی ہے۔

ان کے بعد لندن شہر کے میئر محترم Boris Johnson نے مختصر تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی قیامِ امن کے سلسلہ میں بیش بہا خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ ان کوششوں میں اور فلاحی کاموں میں جماعت کے ساتھ حصہ لیتے رہیں گے۔

محترم Ed Davey MP وزیر برائے Energy and Climate Change نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیامِ امن کے لئے اَن تھک کوششوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ قیامِ امن کے میدان میں بہت بڑے رہنما ہیں۔

انہوں نے ماحولیاتی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے خطرات کا ذکر کیا اور کہا کہ ان تبدیلیوں کے اثرات عالمی سطح پر خوراک اور پانی کی شدید قلّت کی صورت میں بڑھ کر انسانوں اور قوموں کے تصادم کا باعث بنتے ہوئے نہایت خطرناک نتائج پر منبی ہو سکتے ہیں۔ انسانیت کے امن اور سلامتی سے رہنے کے لئے ان وسائل کی حفاظت اور منصفانہ تقسیم پر نظر رکھنے کی ازحد ضرورت ہے۔

ان کے بعد ممبر آف پارلیمنٹ جناب Stephen Hammond نے وزیر مملکت برائے Communities and Local Government جناب Eric Pickles ممبر آف پارلیمنٹ کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں وزیر موصوف نے جماعت احمدیہ کی اُن خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے جو افراد جماعت برطانیہ میں رہنے والے مختلف طبقات فکر سے تعلق رکھنے والوں میں باہمی رواداری اور یکجہتی کے تعلقات استوار کرنے میں انجام دے رہے ہیں۔

ان کے بعد جناب Andrew Stunnell OBE MP نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی حکومت جماعت احمدیہ کے فلاحی اور معاشرہ میں یکجہتی قائم کرنے کے اقدامات کو نہایت تحسین کی نظر سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس موقع پر وہ پہلی مرتبہ مسجد بیت الفتوح آئے ہیں اور مسجد کی خوبصورتی سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔

ان کے بعد کونسلر Stephen Alambritis نے مختصر تقریر کی۔ یہ Merton کونسل کے لیڈر رہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے درمیان اس مسجد کو دیکھ کر فخر

محسوس ہوتا ہے اور ساتھ ہی ہم احمدیہ مسلم جماعت کے کاموں کو نہ صرف سراہتے ہیں بلکہ ان پر فخر بھی محسوس کرتے ہیں۔

ان تقاریر کے آخر میں Lord Eric Avebury نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں جنگوں اور لڑائیوں کو روکنے کے لئے جو اقدامات کئے جارہے ہیں وہ ناکافی ہیں۔ یہ لمحۂ فکریہ ہے اور ناانصافی پر مبنی خیالات اور رجحانات کو دیکھتے ہوئے اُن سے نظر بچا کر گزر جانا اخلاقی اقدار کی پامالی کا باعث بن رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جماعت جو کہ خود دنیا کے بہت سے حصوں میں ظالمانہ کارروائیوں کا نشانہ ہے نہایت صبر اور حوصلے سے نہ صرف امن کی تعلیم کو پھیلا رہی ہے بلکہ عملی رنگ میں اقدامات کرتے ہوئے اسی سمت میں دنیا کو رہنمائی عطا کررہی ہے۔

تیسرا سالانہ امن ایوارڈ

جماعت احمدیہ کی طرف سے گزشتہ چند سال سے امنِ عامہ اور خدمت انسانیت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ایک انعام (مبلغ دس ہزار پاؤنڈز) کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں تیسرا سالانہ امن انعام اس سال فلاحی ادارہ S.O.S Children's Villages UK کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطا فرمایا۔ یہ ادارہ دنیا کے بہت سے ممالک میں یتیم اور بے گھر و بے آسرا بچوں کی دیکھ بھال کا انتظام کرتا ہے۔ ان کا مطمح نظریہ ہے کہ ”ہر بچے کو ایک محبت کرنے والا گھر میسر ہو“۔

ادارہ کی صدر محترمہ Dame Mary Richardson DBE تقریب میں موجود تھیں۔ انہوں نے انعام حضور انور سے عطا ہونے پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ اُن کا ادارہ دنیا کے مختلف ملکوں میں جہاں بڑی تعداد میں بچے بے آسرا ہیں، نہایت خاموشی سے بچوں کو سنبھالا دینے اور ترقی کی راہ پر چلانے کے لئے خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ وہ اس یقین پر قائم ہیں کہ بلاتفریق و امتیاز تمام بچوں کی فلاح و بہبود کو فوقیت دی جانی چاہئے۔

اس سالانہ امن سمپوزیم میں مختلف طبقاتِ فکر سے مہمانوں نے شرکت کی۔ ان مہمانوں میں بعض قابل ذکر شخصیات مندرجہ ذیل ہیں:

* Rt Hon Justine Greening MP, Secretary of State for Transport
* Jane Ellison MP (Battersea)
* Seema Malhorta MP (Feltham and Heston)
* Tom Brake MP (Carlshalton and Wallington)
* Virendra Sharma MP (Ealing and Southall)
* Lord Tariq Ahmad of Wimbledon
* HE Wesley Momo Johnson, the Ambassador of Liberia,
* HE Abdullah AlRadhi, the Ambassador of Yemen,
* HE Miguel Solano Lopez, the Ambassador of Paraguay
* Commodore Martin Atherton, Naval Regional Commander,
* Councillor Jane Cooper, the Worshipful Mayor of Wandswoth,
* Councillor Milton McKenzie, the Worshipful Mayor of Barking and Dagenham,
* Councillor Amrit Mann, the Worshipful Mayor of Hounslow,
* Siobhan Benita, independent Mayoral Candidate for London
* Diplomats from several other countries including India, Canada, Indonesia and Guinea.

مہمانوں کے تعارف کے بعد حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا خطاب انگریزی زبان میں تھا۔ اس خطاب کا خلاصہ اردو زبان میں آئندہ شمارہ میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 22/مارچ 2012ء بروز جمعرات۔ بمقام مسجد فضل لندن۔ قبل نماز ظہر دو جنازے حاضر پڑھائے۔

(1) مکرمہ فوزیہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم نصیر احمد جاوید صاحب۔ آف لیسٹر)

17/مارچ 2012ء کو 36 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نہایت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ اپنی فیملی کے ساتھ چار سال قبل جرمنی سے یوکے آئی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ دانش بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم حاجی محمد اکبر قمر صاحب۔ آف ہیز)

21/مارچ 2012ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ انتہائی نیک، خوش اخلاق، ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ خلافت اور جماعت سے بہت محبت اور وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ ان کے خاوند اسیر راہ مولیٰ رہ چکے ہیں۔ اسیری کی دوران آپ نے بڑے صبر اور ہمت کا مظاہرہ کیا اور بچوں کی اچھی تربیت کی۔ پسماندگان میں والدین اور خاوند کے علاوہ چھ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد افضل صاحب۔ فتح پور، گجرات)

11/فروری 2012ء کو جگر کے کینسر سے 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بہت مخلص، نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی بااخلاق خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم راجہ مبارک احمد صاحب (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) کی والدہ اور مکرم منور احمد خورشید صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کی نسبتی بہن تھیں۔

(2) مکرم محمد افضل صاحب (ابن مکرم محمد خان صاحب۔ فتح پور، گجرات)

آپ اپنی اہلیہ کی وفات کے ایک ہفتے بعد 18/فروری 2012ء کو جگر کے کینسر سے ہی 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے جرمنی میں Hersbruck جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، غریب پرور اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم راجہ مبارک احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(3) مکرمہ امۃ الرشید جدران صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالستار ڈاہری صاحب مرحوم۔ آف نواب شاہ سندھ)

10/فروری 2012ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے نواب شاہ میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کی پابند، مہمان نواز اور خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے انتہا محبت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم چوہدری محمد انور صاحب (چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر)

8/فروری 2012ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے مقامی جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مخلص، فدائی، دینی غیرت رکھنے والے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک انسان تھے۔ مرکزی مہمانوں اور مربیان کے ساتھ بہت احترام اور محبت سے پیش آتے اور ان کی مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ علیمہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش قادیان۔ ربوہ)

4/ مارچ 2012ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت چوہدری سلطان عالم صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ بڑی نیک، باوفا، تہجد گزار، مہمان نواز، حلیم الطبع، سادہ مزاج اور غریب پرور خاتون تھیں۔ چندوں میں ہمیشہ باقاعدہ رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ انعام الٰہی وہرہ صاحب مرحوم آف فیصل آباد)

2/ مارچ 2012ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بڑی نیک، دعا گو، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ سعادت آراء حمیدی صاحبہ (اہلیہ مکرم خالد حمیدی صاحب مرحوم۔ کراچی)

2/ جنوری 2012ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مولانا ذوالفقار علی گوہر رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری (سابق ناظر تعلیم و تربیت قادیان) کی بیٹی تھیں۔ نیک، عبادت گزار، صابر و شاکر اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ آپ کے گھر میں لجنہ کے اجلاسات بھی ہوا کرتے تھے۔ بیوگی کا لمبا عرصہ نہایت صبر و ہمت کے ساتھ گزارا۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم محمد علی صاحب (ابن مکرم محمد دین صاحب۔ سابق خادم مسجد اقصیٰ و مسجد مبارک۔ ربوہ)

13/ جنوری 2012ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ انڈیا سے ہجرت کرکے پہلے سانگلا ہل کے علاقے میں رہائش پذیر ہوئے اور پھر اپنے خاندان سمیت ربوہ شفٹ ہوگئے۔ 1974ء کے ہنگاموں میں بڑے صبر و استقلال کا مظاہرہ کیا۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، شریف النفس اور نیک انسان تھے۔

(9) مکرم ناصر احمد صاحب شمس (سابق کارکن روزنامہ الفضل ربوہ)

24/ جنوری 2012ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بڑے نیک، کم گو، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور لین دین کے بہت صاف ستھرے تھے۔ آپ مکرم منیر احمد صاحب عابد، مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

جمعة المبارک کی اهمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان ایک جمعہ نہیں پڑھتا تو دل کا ایک حصہ سیاہ ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جمعہ چھوڑتے چلے جانے سے پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ تو جمعوں کی اہمیت جمعہ پڑھنے کی اہمیت ہر احمدی کے دل میں ہونی چاہئے۔ اور کوئی پروگرام، کوئی کھیل کود، کوئی کام یا کاروبار جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونا چاہئے“۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 95)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر200

مکرم عماد محمد ادیب الحموی صاحب (2)

پچھلی قسط میں ہم نے مکرم عماد الحموی صاحب کی بیعت تک کے حالات کا ذکر کیا تھا۔ اس قسط میں بیعت کے بعد کے حالات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

بھائی کا ''سحر'' ٹوٹ گیا

میں نے ذکر کیا تھا کہ میرا بھائی جادوٹونے کرتا تھا اورجنّوں وغیرہ کے بارہ میں لوگوں کو الٹی سیدھی باتیں بتاتا تھا۔جب میرے لئے جنّوں کا مسئلہ واضح ہوگیا، بلکہ یہی مسئلہ میری بیعت کا بھی سبب بنا تو میں نے اس موضوع کے بارہ میں اپنے بھائی سے بھی بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہرروز ٹال مٹول سے کام لیتا اور بالآخر یہ وعدہ کرتا کہ میں کل تمہیں جنّ دکھادوں گا جس سے تمہارے موقف کی غلطی ثابت ہو جائے گی۔ ہم اگلے دن آتے تو وہ پھرکوئی بہانہ لگا کر بحث کرنے سے گریزاں ہو جاتا۔ہمیں اندازہ ہوگیا کہ وہ واضح طور پر جھوٹ بولتا ہے اور اس کے دعوے میں کوئی صداقت نہیں ہے۔بالآخر وہی ہوا جس کا ڈر تھا کہ پولیس نے اسے اسی قسم کے بعض کاموں کی پاداش میں گرفتار کرلیا۔جب اسے پولیس والے لے کر جارہے تھے تو میں نے اسے کہا کہ آخر وہ جنّ کہاں ہیں جن کے بارہ میں تم ہمیں آئے دن کہانیاں سنایا کرتے تھے؟ انہوں نے تمہیں کیوں نہ بتادیا کہ پولیس تمہیں گرفتار کرنے کے لئے آرہی ہے؟ یہ سن کر میرے بھائی کا چہرہ مارے ندامت کے سرخ ہوگیااور اس کے پاس اب کوئی بہانہ نہ تھا۔

اہل خانہ اور دوست احباب کو تبلیغ اوران کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

میری والدہ اور بہن میرے اس بھائی کے خیالات کے زیراثر تھیں۔جب ان پر حقیقتِ جنّ اور میرے بھائی کے موقف کی غلطی واضح ہوگئی تو انہوں نے احمدیت کی صداقت کے دلائل سن کر بیعت کرلی۔

اسی طرح میرا ایک بھائی ایک دینی مدرسہ میں نویں جماعت کا طالبعلم تھا اورمولویوں کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے بڑی شدت کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے عقیدہ پرقائم تھا نیز جنّوں کے بارہ میں وہ میرے گرفتار ہوجانے والے بھائی کے خیالات کے زیراثر تھا۔لیکن اس کی گرفتاری کے بعد میرا یہ چھوٹا بھائی بھی میری بات سننے لگا حتی کہ اس نے بھی بیعت کرلی۔

اس کے بعد ایک دن اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ مَیں نے اپنے دو دوستوں کو تبلیغ کر کے شیخ البانی کے حلقہ میں داخل ہونے کے لئے آمادہ کیا تھا اب اگراللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطا فرمائی ہےتو میرا فرض بنتا ہے کہ انہیں اس درست نہج کے بارہ میں بھی بتاؤں۔چنانچہ میں نے ان دودوستوں مکرم حکم الخضری اورمکرم عبد الہادی بخیت صاحب کو تبلیغ شروع کی اورخدا کے خاص فضل سے انہوں نے بھی بیعت کرلی۔

تبصرہ

شاید یہ بات بعض قارئین کرام کو بہت عجیب لگے کہ مکرم عماد الحموی صاحب کے اہل خانہ کا سارا ایمان جنّوں کے عقیدہ کے ساتھ وابستہ تھااور جب وہ مسئلہ حل ہوگیا تو انہوں نے باقی مسائل کے بارہ میں اتنی شدت پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عرب معاشرہ میں جنوں کے بارہ میں بہت توہمات پائے جاتے ہیں اور ابھی تک وہاں پر بعض مولویوں نے اس مسئلہ کواپنی روزی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے جس کی وجہ سے آئے دن ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جن کا اسلام سے تو دُور کا بھی تعلق نہیں ہے تاہم مولویوں کی جہالت کی دلیل ضرور بن جاتے ہیں۔کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ظالم اور جاہل ملاں نے جنّ نکالنے کے بہانے مار مار کر بعض معصوموں کی جان تک ہی نکال ڈالی۔اس نوعیت کے مسئلہ کے بارہ میں جب کسی نیک فطرت پر یہ بات روشن ہو جائے کہ انہیں محض بے وقوف بنایا جاتا رہا ہےتو سعید فطرت کی ہدایت کے لئے ایک نشان ہی کافی ہو جاتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اس کی حق کو پہچاننے کی آنکھ روشن ہو جاتی ہے۔ایسا ہی کچھ مکرم عماد صاحب اوران کی فیملی اور دوستوں کے ساتھ ہوا۔

خلیفہ وقت سے رابطہ اوراس کی برکات

مکرم عماد الحموی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے خلیفۂ وقت سے خط وکتابت شروع کی تو پہلے ہی خط میں لکھا کہ میری بیوی نے مجھ سے طلاق لینے کے لئے عدالت میں درخواست دائر کی ہوئی ہے، براہ کرم دعا کریں۔ جب میری بیوی کی اس مذکورہ درخواست پر جرح کے لئے عدالت میں ہمیں بلایا جانے لگا تو ایک دن جج نے اس سے کئی سوالات کئے جن کا وہ اپنے والدین کی موجودگی کے باوجود کوئی جواب نہ دے سکی۔جب اس کے بعد ہم کمرۂ عدالت سے باہر نکلے تو میں نے اپنی بیوی سے بات کی اور اسے اپنی موجودہ حالت کے بارہ میں بتایا کہ اب میں نے امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرلی ہے، پھر اسے سمجھایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگئی ہے اوراب آسمان سے کسی نے نہیں آنا۔اس کے بعد میں نے جنّوں کا مضمون شروع کر دیا جس کے بارہ میں میرے دلائل کے سامنے وہ بالکل خاموش ہوگئی اور اس کے پاس جنّوں کے بارہ میں اپنے عقیدہ پرکوئی دلیل نہ رہی تھی۔

پھر یوں ہوا کہ ہر پیشی کے بعد میں اپنی بیوی کے ساتھ بات کرتا اور اسے احمدیت کی تبلیغ کرتا۔ آخری دفعہ جب اس سے بات ہوئی تو اس نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے بارہ میں کہا کہ اگر یہ شخص جس کے بارہ میں تم ہمیشہ باتیں کرتے رہتے ہوسچا اور خدا کی طرف سے ہے اوراس کی صداقت کے طور پر پندرہ ماہ کے عرصہ میں تمہارے مالی حالات ٹھیک ہو گئے تو مَیں وعدہ کرتی ہوں کہ طلاق نہیں لوں گی اور صلح وصفائی کے ساتھ تمہارے گھر واپس آجاؤں گی۔

میرے مالی حالات اس قدر خراب تھے کہ میری بیوی کو یقین تھا کہ ان کا درست ہونا ناممکن ہے اس لئے اس نے یہ شرط رکھی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ میری مالی حالت کا پہلے کی طرح ٹھیک ہو جانا بلا شبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان سے کم نہیں تھا کیونکہ بظاہر اس کے کوئی آثار دکھائی نہ دیتے تھے۔اس کے باوجود مجھے خدا تعالیٰ پرتوکل اور پورا یقین تھا کہ وہ کبھی مجھے اس طرح رسوا نہیں کرے گا لہٰذا مَیں نے اپنی بیوی سے کہا کہ خدا کو حاضر ناظر جان کر وعدہ کرو کہ اگرایسا ہو جائے تو تم اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان سمجھتے ہوئے آپؑ پر ایمان لے آؤ گی۔چنانچہ اس نے میرے سامنے اس بات کا وعدہ کیا۔

دو ماہ اس کیس کی تاریخیں پڑتی رہیں اور اس دوران میرے مالی حالات بھی محض خدا کے فضل سے کسی قدر بہتری کی طرف مائل ہونا شروع ہو گئے۔ بالآخر اس کیس کے فیصلہ کی تاریخ بھی آ گئی۔ہم گئے تو جج نے کمرۂ عدالت کو خالی کروادیا۔ اب اس میں میرے اورمیری بیوی اور جج صاحب کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ جج صاحب نے میری بیوی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا: کیا تم اپنے خاوند کے ساتھ جانے پر راضی ہو یا نہیں؟ میری بیوی کی طرف سے اس سوال کا جواب خاموشی کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔جج صاحب نے پھر کہا کہ تمہارے گھر والے تمہیں کسی بات پر مجبور نہیں کرسکتے ،نہ ہی تم پر ناجائز دباؤ ڈال سکتے ہیں۔ جج صاحب کی طرف سے ہرطرح کی تسلی دلانے کے بعد اچانک میری بیوی نے میرے ساتھ جانے کے لئے ہاں کردی۔ اس پر جج صاحب نے اسے میرے گھر واپس بھیجنے کا فیصلہ سنایا۔

میری بیوی میرے گھر تو لوٹ آئی لیکن مجھے ایسے محسوس ہوا کہ جیسے میری مشکلات پہلے سے بھی بڑھ گئی ہیں۔کیونکہ علاوہ دیگر امور کے اس نے بیعت کرنے سے بھی انکار کردیا۔اس پر میں نے اسے اس کا وعدہ یاد دلایا کہ اب تو میرے حالات بھی کافی بہتر ہوگئے ہیں نیز جج نے میرے حق میں فیصلہ دیا ہے اور تمہارے لئے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی صداقت کا نشان پورا ہوگیا ہے۔اس لئے اب تم اپنے وعدہ کے مطابق بیعت کرلو۔لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے اس بات کا بہت دکھ تھااوراس بارہ میں میں نے دعا کے لئے حضورانور کی خدمت میں خط بھی لکھا لیکن ہر دفعہ جب میں یہ خط پوسٹ کرنے لگتا تو کوئی نہ کوئی روک پڑ جاتی جس کی وجہ سے متعدد ایام گزر گئے اور میں وہ خط پوسٹ نہ کرسکا۔انہی دنوں میں جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو گیا جس کے پہلے دن کی کارروائی دیکھنے کے دوران ہی میری بیوی نے اچانک ازخود مجھے کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ یہ یکم اگست 2010ء کا دن تھا۔ مجھے اپنی اہلیہ کے اس فیصلہ سے بہت زیادہ حیرانگی اور خوشی بھی ہوئی کیونکہ یہ صرف اورصرف حضورانور کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ اسے قبولِ حق کی توفیق ملی۔لہٰذا میں نے فوراً پہلے خط کی بجائے اب اس کی بیعت کی خوشخبری پر مشتمل خط لکھ کرحضورانور کی خدمت میں پوسٹ کردیا۔

اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کے ساتھ خط وکتابت کی وجہ سے مجھے بے شمار برکات سے نوازا ہے۔جب بھی حضورانور کی طرف سے میرے کسی خط کا جواب آتا ہے تو اسی عرصہ میں میری کوئی نہ کوئی مشکل آسان ہوجاتی ہے۔

ایک ایمان افروز رؤیا

آخر پر میں اپنا ایک رؤیا بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے 24/ستمبر 2009ء کو خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حج کا سفید لباس زیب تن کیا ہوا ہے اورکعبۃ اللہ کے بالکل پاس کھڑے ہیں۔ میں اس وقت حاجیوں کے درمیان کھڑا سن رہا ہوں کہ حضورانور مختلف لوگوں کو بعض ہدایات عطا فرما رہے ہیں۔آپ جس کو بھی کسی کام کرنے کا ارشاد فرماتے ہیں وہ فوراً تعمیل کے لئے دوڑ پڑتا ہے۔ اس کے بعد حضور انور حاجیوں کے درمیان تشریف لے آتے ہیں۔یہ دیکھ کر میں سجدہ میں گر جاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے تمام عرب لوگوں کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔میں سجدہ میں ہی خدا کے اس فضل پراس قدر رورو کرشکرادا کرتا ہوں کہ میری اپنی ہی آہ وبکا کے شور سے میری آنکھ کھل گئی اور جب جاگا تو میں رو رہا تھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد ہمیں اپنے فضل کے ان نظاروں کو دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

تامر الراشد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم عماد الحموی صاحب کا احمدیت سے تعارف مکرم تامر الراشد صاحب مرحوم کے ذریعہ ہوا تھا۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دعا کی خاطر مکرم تامر الراشد صاحب کا بھی مختصر تعارف درج کردیا جائے۔

تامر الراشد صاحب بھی قبول احمدیت سے قبل شیخ عبدالہادی البانی صاحب کے متبعین میں سے تھے۔ یہ ایک احمدی دوست مازن خباز صاحب کے ساتھ کام کرتے تھے جن کی تبلیغ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں 2008ء میں قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔ 8/اپریل 2011ء کو سیریا کے شہر حمص کے مختلف گلی محلوں میں حکومت مخالف جلوس نکالے جا رہے تھے اورشور شرابے کے ساتھ اندھا دُھند فائرنگ ہو رہی تھی۔اس فائرنگ کے دوران وہاں سے گزرتے ہوئے ایک گولی تامر الراشد صاحب کو آ لگی اوران کی شہادت ہوگئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُون۔مرحوم بڑے خوش مزاج اور محبت کرنے والی شخصیت تھے۔شہادت کے وقت ان کی عمر اکتیس سال تھی۔سوگواران میں آپ کی اہلیہ، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

حضورانور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 9/اپریل 2011ء میں ازراہ شفقت مرحوم کا ذکرخیر فرمایا اورنماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔آمین۔

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر - ربوہ)

قسط نمبر9

متی باب7,6,5

اس حصہ میں حضرت مسیح ناصری کے اس مشہور پہاڑی وعظ پر تبصرہ کیا گیا ہے جس پر عیسائی دنیا بہت کچھ ناز کرتی ہے اور وہ عیسائی بھی جو عیسائیت کے مذہبی عقائد سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں وہ بھی اس اخلاقی تعلیم پر پسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں۔

کیا پہاڑی وعظ میں مذکور اخلاقی تعلیم بے مثال اور بے نظیر ہے؟

فروعی طور پر اس پہاڑی وعظ کی آیات پر تبصرہ کرنے سے قبل ہم اصولی طور پر ایک بات جو عرض کرنا چاہتے ہیں یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے مسیحی دنیا کے اس تصوّر پر کہ یہ اخلاقی تعلیم بے مثال اور بے نظیر ہے اپنی کتاب چشمۂ مسیحی میں 4 سوالات اٹھائے ہیں اور یہ کتاب آج سے قریب 100 سال پہلے چھپ کر شائع ہوئی تھی مگر آج تک مسیحی دنیا سے ان سوالات کا جواب بن نہیں پڑا۔ وہ سوالات یہ ہیں۔

(1) یہ تعلیم سابقہ کتب و تحریرات سے اخذ کی گئی ہے۔

(2) یہ اخلاقی تعلیم ناقص ہے کیونکہ انسانی اخلاق کی شاخوں میں سے ایک شاخ پر زور ڈالتی ہے اور باقی شاخوں سے غفلت برتتی ہے۔

(3) جس اخلاقی معلّم کی طرف یہ تعلیم منسوب کی گئی ہے اس نے خود اس تعلیم پر عمل نہیں کیا۔

(4) خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں۔ مگر یہ اخلاقی تعلیم تو خدا تعالیٰ کے قانون قدرت (جس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے) کے خلاف ہے۔

❁...... پہلے سوال کے متعلق آپ علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

''صاحب ینابیع الاسلام نے اگر یہ کوشش کی ہے کہ قرآن شریف فلاں فلاں قصّوں یا کتابوں سے بنایا گیا ہے۔ یہ کوشش اس کی اس کوشش کے ہزارم حصّہ پر بھی نہیں جو **ایک فاضل یہودی** نے انجیل کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے کی ہے۔ اس فاضل نے **اپنے خیال میں اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ انجیل کی اخلاقی تعلیم یہودیوں کی کتاب طالمود اور بعض اور چند بنی اسرائیل کی کتابوں سے لی گئی ہے۔ اور یہ چوری اس قدر صریح طور پر عمل میں آئی ہے کہ عبارتوں کی عبارتیں بعینہٖ نقل کر دی گئی ہیں۔ اور اس فاضل نے دکھلا دیا ہے کہ درحقیقت انجیل مجموعہ مال مسروقہ ہے۔ درحقیقت اس نے حد کر دی اور خاص کر پہاڑی تعلیم کو جس پر عیسائیوں کا بہت کچھ ناز ہے طالمود سے اخذ کرنا لفظ بلفظ ثابت کر دیا ہے اور دکھلا دیا ہے کہ یہ طالمود کی عبارتیں اور فقرے ہیں۔** اور ایسا ہی دوسری کتابوں سے وہ مسروقہ عبارتیں نقل کر کے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ چنانچہ خود یورپ کے محقق بھی اس طرف دلچسپی سے متوجہ ہو گئے ہیں۔

اور ان دنوں میں مَیں نے **ایک ہندو کا رسالہ دیکھا ہے جس نے یہ کوشش کی ہے کہ انجیل بدھ کی تعلیم کا سرقہ ہے اور بدھ کی اخلاقی تعلیم کو پیش کر کے اس کا ثبوت دینا چاہا ہے۔** اور عجیب تر یہ کہ بدھ لوگوں میں وہی قصہ شیطان کا مشہور ہے جو اس کو آزمانے کے لئے کئی جگہ لئے پھرا۔ پس ہر ایک کو یہ خیال دل میں لانے کا حق ہے کہ تھوڑے سے تغیر سے وہی قصہ انجیل میں بھی بطور سرقہ داخل کر دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے اور حضرت عیسیٰ کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے جس کو ہم نے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ اس صورت میں ایسے معترضین کو اور بھی حق پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایسا خیال کریں کہ اناجیل موجودہ درحقیقت بدھ مذہب کا ایک خاکہ ہے۔ یہ شہادتیں اس قدر گزر چکی ہیں کہ اب مخفی نہیں ہوسکتیں۔

ایک اور امر تعجب انگیز ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب (جس کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے بھی یہ خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے) **جس کے ترجمے تمام ممالک یورپ میں ہو چکے ہیں انجیل کو اس کے اکثر مقامات سے ایسا توارد ہے کہ بہت سی عبارتیں باہم ملتی ہیں اور جو انجیلوں میں بعض مثالیں موجود ہیں وہی مثالیں انہیں الفاظ کے ساتھ اس کتاب میں بھی موجود ہیں''۔** (چشمۂ مسیحی۔ روحانی خزائن۔ جلد20 صفحہ 339-340)

❁...... دوسرے سوال کے متعلق آپ علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

''**پھر تعلیم کا یہ حال ہے کہ قطع نظر اس سے کہ اس پر چوری کا الزام لگایا گیا ہے انسانی قویٰ کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ حلم اور درگزر پر انجیل کی تعلیم زور دیتی ہے اور باقی شاخوں کا خون کیا ہے۔** حالانکہ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ جو کچھ انسان کو قدرت قادر نے عطا کیا ہے کوئی چیز اس میں سے بیکار نہیں ہے۔ اور ہر ایک انسانی قوت اپنی اپنی جگہ پر عین مصلحت سے پیدا کی گئی ہے۔ اور جیسے کسی وقت اور کسی محل پر حلم اور درگزر عمدہ اخلاق میں سے سمجھے جاتے ہیں ایسا ہی کسی وقت غیرت اور انتقام اور مجرم کو سزا دینا اخلاق فاضلہ میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ نہ ہمیشہ درگزر اور عفو قرین مصلحت ہے اور نہ ہمیشہ سزا۔ اور انتقام مصلحت کے مطابق ہے یہی قرآنی تعلیم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جَزَآؤُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ (الشوریٰ:41) **یعنی بدی کی** سزا اسی قدر بدی ہے جس قدر بدی کی گئی۔ مگر جو کوئی عفو کرے اور اس عفو میں کوئی اصلاح مقصود ہو تو اس کا اجر خدا کے پاس ہے۔ یہ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ مگر انجیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عفو اور درگزر کی ترغیب دی گئی ہے اور انسانی دوسرے مصالح کو جن پر تمام سلسلہ تمدّن کا چل رہا ہے پامال کر دیا ہے اور انسانی قویٰ کے درخت کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر زور دیا ہے اور باقی شاخوں کی رعایت قطعاً ترک کر دی گئی ہے۔ .... پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگزر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرینِ مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے''۔

چشمۂ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 345-346)

❁...... تیسرے سوال کے بارہ میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''**تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔** انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اُس پر بددُعا کی اور دوسروں کو دُعا کرنا سکھلایا۔ اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت سخت گالیاں دیں اور بُرے بُرے اُن کے نام رکھے۔ اخلاقی معلّم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاقِ کریمہ دکھلاوے۔ پس کیا ایسی تعلیم ناقص جس پر انہوں نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوسکتی ہے''۔

(چشمۂ مسیحی۔ روحانی خزائن۔ جلد 20 صفحہ 346)

❁...... چوتھے سوال کی آپ علیہ السلام اس طرح وضاحت فرماتے ہیں:-

''درحقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اس قانون قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ **خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں۔ یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے۔ نہ یہ کہ فعل سے کچھ اور ظاہر ہو اور قول سے کچھ اور ظاہر ہو۔ خدا تعالیٰ کے فعل میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ نرمی اور درگزر نہیں بلکہ وہ مجرموں کو طرح طرح کے عذابوں سے سزایاب بھی کرتا ہے۔** ایسے عذابوں کا پہلی کتابوں میں بھی ذکر ہے۔ **ہمارا خدا صرف حلیم خدا نہیں بلکہ وہ حکیم بھی ہے اور اس کا قہر بھی عظیم ہے۔ سچی کتاب وہ کتاب ہے جو اس کے قانون قدرت کے مطابق ہے اور سچا قولِ الٰہی وہ ہے جو اس کے فعل کے مخالف نہیں۔** ہم نے کبھی مشاہدہ نہیں کیا کہ خدا نے اپنی مخلوق کے ساتھ ہمیشہ حلم اور درگزر کا معاملہ کیا ہو اور کوئی عذاب نہ آیا ہو۔ اب بھی ناپاک طبع لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ایک عظیم الشان اور ہیبت ناک زلزلہ کی خبر دے رکھی ہے جو ان کو ہلاک کرے گا۔ اور طاعون بھی ابھی دُور نہیں ہوئی۔ پہلے اس سے نوح کی قوم کا کیا حال ہوا، لوط کی قوم کو کیا پیش آیا؟ سو یقیناً سمجھو کہ شریعت کا ماحصل تَخَلّق باخلاق اللہ ہے۔ یعنی خدائے عزّ وجل کے اخلاق اپنے اندر حاصل کرنا۔ یہی کمالِ نفس ہے۔ اگر ہم یہ چاہیں کہ خدا سے بھی بڑھ کر کوئی نیک خُلق ہم میں پیدا ہو تو یہ بے ایمانی اور پلید رنگ کی گستاخی ہے اور خدا کے اخلاق پر ایک اعتراض ہے''۔

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 339 تا347)

❁...... حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جب انجیل کی اخلاقی تعلیم پر یہ پہلا سوال اٹھایا تھا کہ یہ تعلیم حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے پہلے موجود تھی تو اس وقت یہ تحقیق اپنے ابتدائی مراحل پر تھی مگر گزشتہ سو سال کی تحقیق کے بعد اب یہ تصوّر ایک مسلّمہ حقیقت بن چکا ہے۔

چنانچہ Mr.Geddes Maegrgor اپنی کتاب The Bible in Making کے صفحہ 34 پر لکھتے ہیں:-

His ethical teaching was in no way radically different from the loftiest traditions of the Judaism into which he was born. This is plain from a careful reading of the Old Testament itself; the recently discovered Dead Sea Scrolls corroborate the already well established fact that as an ethical teacher Jesus gave his hearers a message which, however powerfully presented and convincingly demonstrated, was not so distinctive as to be accounted a novel. In his ethical teaching Jesus was in many ways highly conservative. True, he emphasised certain elements in the now rich Jewish tradition and disapproved certain tendencies in his development, but this would be true of any teacher worth listening to.

(The Bible in Making .34)

❁...... امریکہ کی معروف مذہبی شخصیت آنجہانی ریورڈ چارلز فرانسیس پاٹر اپنی کتاب The Lost years of Jesus Revealed کے صفحہ 75 میں لکھتے ہیں:-

Moreover, it is extremely embarrassing to read the best part of the Sermon on the Mount. For instance in the Enochan and other similar Essene writings such as Jubilees, the Psalm of Solomon, and the Testament of the twelve Patriarchs, when we have found actual pre-Christian manuscripts of them in cave 4.

❁...... پہاڑی وعظ کے شروع میں جو 9 برکتیں دی گئی ہیں اس کے بارہ میں Arthur S-Peake اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

❁...... ان برکتوں کے انداز کے بارہ میں Peaks Commentary on the Bible میں لکھا ہے:-

The form blessed are is well known from the Old Testament especially the Psalms and the Wisdom literature.

❁...... مگر ہمیں شاید ان حوالوں کی بھی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کہ یہ تعلیم حضرت مسیح ناصری سے پہلے موجود تھی اور پرانے عہدنامہ سے یہ تعلیم اخذ کی گئی ہے۔ (اگرچہ مسیحی مفسرین اس بات پر غیر معمولی زور دیتے رہے ہیں کہ پہاڑی وعظ کی اخلاقی تعلیم بے مثال اور بے نظیر ہے) کیونکہ **اس وعظ کے اندر یہ اقرار بڑی وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ یہ تعلیم نئی نہیں بلکہ پہلے سے چلتی آرہی ہے** اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہ اقرار اس فقرہ کے معاً بعد ہے جس فقرہ پر مسیحی مفسرین نے غیر معمولی زور دیا ہے کہ زرّیں اصول (Golden Rule) صرف نئے عہدنامہ میں ہی پایا جاتا ہے۔ دیکھئے لکھا ہے:-

''پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو۔'' اس (Golden Rule) کے بارہ میں Arthur S-Peake جیسے معتدل مسیحی مفسّر نے بھی لکھ دیا:-

The Golden Rule: In negative form the thought is widely found both in Jewish and pagan sources. This loftier positive form we owe to Jesus.

افسوس کہ آرتھر پیک جیسے معتدل مسیحی مفسّر نے اس کے معاً بعد جو فقرہ لکھا ہے، اسے نہیں پڑھا، لکھا ہے:-

''کیونکہ توراۃ اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے''۔

گویا خود حضرت مسیح کو اقرار ہے کہ یہ تمام اخلاقی تعلیم بالخصوص یہ گولڈن رُول یہودی شریعت کی کتب میں پایا جاتا ہے اور یہودی انبیاء کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔

اس کے بعد مسیحیوں کا پہاڑی وعظ پر ناز کرنا اور اس کو بے مثال اور بے نظیر قرار دینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں: مَیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں............ کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو‘۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے حضور علیہ السلام سے وفا اور عقیدت اور محبت واطاعت کے جذبہ سے پُر ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے۔ ان کی نسلوں کو بھی وفا اور اطاعت کے طریق پر قائم رکھے۔ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق قائم رکھنے والے ہوں۔ اور آپ کے بعد آپ کے ذریعہ سے قائم ہونے والی قدرت ثانیہ کے ساتھ بھی وفا، محبت اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ اور خلافت کے ساتھ جُڑ کر اُس جماعت کا حصہ بنیں جس نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 رمئی 2012ء بمطابق 25 رہجرت 1391 ہجری شمسی بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ۔ جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

”مَیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار“۔

فرمایا: ”حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو“۔ فرمایا کہ ”حضرت مسیحؑ کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے، ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بیدلی بھی تھی“ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا)۔ فرماتے ہیں کہ...... ”اس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تأمل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخرکار بامراد کیا۔ اسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبے کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 224-223۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنے لئے خدا تعالیٰ کے نشانات کا ذکر فرماتے ہوئے چھہترویں نشان میں فرماتے ہیں کہ: ”براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے اَلْقَيْتُ عَلَيْکَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا۔ اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اُس وقت کا الہام ہے جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اُس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دُکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں“۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240-239)

(یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ایک مخلص صحابی حضرت سید ناصر شاہ صاحب اوورسیئر کے ایک خط کا ذکر فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے لکھا ہے کہ) ”میری بڑی تمنا یہ ہے کہ قیامت میں حضور والا کے زیر سایہ جماعت بابرکت میں شامل ہوں جیسا کہ اب ہوں۔ آمین۔ حضور عالی! اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ خاکسار کو اس قدر محبت ذات والا صفات کی ہے کہ میرا تمام مال و جان آپ پر قربان ہے اور مَیں ہزار جان سے آپ پر قربان ہوں۔ میرے بھائی اور والدین آپ پر نثار ہوں۔ خدا میرا خاتمہ آپ کی محبت اور اطاعت میں کرے۔ آمین۔“ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240 حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”جب مَیں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا! درحقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے۔ تُو نے ان دلوں کو ایسے پُر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور اُن کو استقامت بخشی، یہ تیری قدرت کا نشانِ عظیم الشان ہے“۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240)

اس وقت مَیں بعض ایسے مخلصین کی اپنی روایات پیش کروں گا جو وفا اور عقیدت اور محبت اور اطاعت کے جذبے سے پُر ہیں۔ بعض باتیں بظاہر معمولی لگتی ہیں، بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ یہ کونسی اطاعت ہے، ذرا سی معمولی بات ہے۔ لیکن ہر اطاعت کا جو واقعہ ہے اس میں ایک گہرا سبق ہے۔ اس عشق و وفا کی وجہ سے جو ان صحابہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے تھا، کس طرح خوش دلی سے وہ آپ کی کامل اطاعت کیا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں جو ہیں ہم سب کے لئے نمونہ بھی ہیں۔ حقیقت میں یہی سچی فرمانبرداری اور تعلق ہے جو پھر تقویٰ میں بھی ترقی کا باعث بنتا ہے اور جماعت کی اکائی اور ترقی کا بھی باعث بنتا ہے۔

حضرت فضل الٰہی صاحبؓ ریٹائرڈ پوسٹ مَین فرماتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے میری ترقی کا حکم صادر ہوا تو مَیں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا کہ حضور میری ترقی ہو گئی ہے اور مَیں یہاں سے (اب) جا رہا ہوں، اب ٹرانسفر بھی ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھو فضل الٰہی! یہاں لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کر کے آ رہے ہیں (یعنی قادیان میں) اور تم ترقی کی خاطر یہاں سے جا رہے ہو۔ یہیں رہو، ہم تمہاری کمی پوری کر دیں گے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ حضور کے حسبِ ارشاد میں نے جانے سے انکار کر دیا۔ اور پھر وہیں رہا اور مالی منفعت جو تھی اُس کو قربان کر دیا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 315 روایات حضرت فضل الٰہی صاحبؓ)

حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام گورداسپور مقدمے کی تاریخوں پر تشریف لے جاتے تھے تو مجھ کو ضرور اردل میں رکھا کرتے تھے، اُس زمانے میں یکّے ہوتے تھے۔ جب آپ صبح کو روانگی کے لئے تشریف لاتے تو فرماتے، میاں فضل الرحمٰن کہاں ہیں؟ اگر مَیں حاضر ہوتا تو بولتا ورنہ آدمی بھیج کر مجھے گھر سے طلب فرماتے کہ جلدی آؤ۔ حضور کا یکّہ ہمیشہ مَیں ہی چلاتا۔ یکّہ بان کو حکم نہ تھا کہ چلائے۔ مَیں یکّہ بان کی جگہ بیٹھ جاتا اور میاں شادی خان صاحب مرحوم میرے آگے ساتھ بیٹھ جاتے

اور یکّہ کے اندرا کیلے حضور ہی تشریف رکھتے۔ مقدمے کے دوران جب یہ سفر ہوا کرتا تھا اس دوران میں میرا دوسرا بچہ بیمار ہو گیا اور اُس کو ٹائیفائیڈ ہو گیا۔ حضور اکثر اُس کو دیکھنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ تاریخ مقدمہ سے ایک دن قبل میری بیوی نے کہا کہ حضور کو دعا کے لئے لکھو۔ مَیں نے کہا جبکہ آپ ہر روز دیکھنے کو تشریف لاتے ہیں تو لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ مگر اُس نے اصرار کیا تو مَیں نے عریضہ لکھ دیا، خط لکھ کے ڈال دیا۔ حضرت نے اس پر تحریر فرمایا کہ مَیں تو دعا کروں گا پر اگر تقدیرِ مبرم ہے تو ٹل نہیں سکتی۔ یہ الفاظ پڑھ کر میرے آنسو نکل آئے۔ بیوی نے پوچھا: کیوں؟ مَیں نے کہا اب یہ بچہ ہمارے پاس نہیں رہ سکتا۔ اگر اس نے اچھا ہونا ہوتا تو آپ یہ نہ لکھتے۔ خیر دوسرے دن صبح کو روانگی تھی، سب لوگ چوک میں کھڑے تھے منتظر تھے کہ حضور برآمد ہوئے اور کسی سے کوئی بات چیت نہیں کی اور سیدھے میرے گھر تشریف لے آئے۔ بچے کو دیکھا، دَم کیا اور مجھے فرمایا کہ آج تم یہیں رہو۔ مَیں کل آ جاؤں گا۔ بچے کی حالت تشویشناک ہے۔ چنانچہ مَیں رہ گیا۔ حضور کے سارے سفروں میں صرف یہ ایک دن تھا کہ مَیں معیت میں نہ جا سکا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 447-446 روایات حضرت مفتی فضل الرحمان صاحبؓ)

بچے کا جو افسوس تھا وہ تو ہے لیکن ایک دن نہ جانے کا، سفر میں معیت نہ ہونے کا بھی بڑا واضح افسوس نظر آتا ہے۔

حضرت حافظ عبدالعلی صاحب ولد مولوی نظام الدین صاحب فرماتے ہیں کہ ’’زبانی حضرت میر محمد اسمٰعیل ریٹائرڈ (جو اُس وقت طالبعلم تھے) سول سرجن معلوم ہوا کہ آپ جب لاہور میڈیکل کالج میں پڑھنے تشریف لائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ آپ لاہور میں مکان میں اکیلے نہ رہیں بلکہ اپنے ساتھ کسی کو ضرور رکھیں۔ اس ارشاد کے ماتحت حضرت میر صاحب اکیلے کبھی کسی شہر میں (جہاں تک میں دیکھتا رہا) نہ رہے، اُس وقت بورڈنگ میڈیکل کالج کوئی نہ تھا۔ میر صاحب کرایہ کا مکان لے کر رہتے تھے‘‘۔ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 217 روایات حضرت حافظ عبدالعلی صاحبؓ)

اور پھر صرف ایک دفعہ حکم نہیں سمجھا بلکہ کہتے ہیں زندگی میں ہمیشہ جب بھی مَیں نے دیکھا، جہاں بھی رہنا پڑا، کسی نہ کسی کو ضرور ساتھ رکھا کرتے تھے۔

حضرت ملک شادی خان صاحبؓ ولد امیر بخش صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ میاں جمال دین صاحب مرحوم کے ساتھ قادیان میں آیا اور مسجد مبارک میں جب ہم آئے تو ظہر کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نماز کے لئے جو تشریف لائے تو میں نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔ میرے کانوں میں مُرکیاں پڑی ہوئی تھیں (چھوٹے چھوٹے چھلے تھے) تو حضور نے فرمایا کہ ’’یہ مُرکیاں کیسی ہیں‘‘، مسلمان تو نہیں ڈالتے‘‘۔ میاں جمال دین صاحب نے کہا: حضور! دیہاتی لوگ ایسے ہوتے ہیں کیونکہ ایسے مسائل سے کچھ خبر نہیں ہوتی۔ فرمایا ان کو کانوں سے اُتار دو۔ تو میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے بھی کہا کہ جلدی اُتار دو کیونکہ حضرت صاحب نے حکم فرمایا ہے۔ میں نے اُسی وقت اُتار دیں۔ جب نماز عصر کے وقت نماز پڑھنے کے لئے آیا تو حضور نے فرمایا کہ ’’اب مسلمان معلوم ہوتا ہے‘‘۔ اُس کے بعد مَیں نے بیعت کر لی‘‘ (اُس وقت بیعت نہیں کی تھی)۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 169 روایات حضرت ملک شادی خاں صاحبؓ)

آجکل بھی بعض لڑکے فیشن میں بعض اُوٹ پٹانگ چیزیں ڈال لیتے ہیں۔ بعضوں نے گلے میں سونے کی چینیں ڈالی ہوتی ہیں۔ یہ ساری چیزیں منع ہیں۔ سونا پہننا تو ویسے ہی مردوں کے لئے منع ہے۔ یہاں کے ماحول کا بعض دفعہ اثر ہو جاتا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض احمدی لڑکے بھی اس قسم کے فیشن کر لیتے ہیں۔

جناب والدہ بشیر احمد صاحب بھٹی ولد عبدالرحیم صاحب بھٹی فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت اقدس علیہ السلام نے گھر میں تھوڑے سے چاول پکوائے (یعنی پلاؤ) اور حضرت کے حکم سے حضرت امّ المومنین نے اُن دنوں یہاں قادیان میں جتنے احمدی گھر تھے سب گھروں میں تھوڑے تھوڑے بھیجے۔ وہ چاول برکت کے چاول کہلاتے ہیں اور حضور کا حکم تھا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں اُن سب کو کھلائیں۔ (یعنی کہ جس جس گھر میں بھیجے تھے اُن کو کہا کہ ہر گھر والا چاول کھائے) چنانچہ کہتے ہیں۔ بڑے قاضی صاحب نے اپنے بڑے لڑکے بشیر احمد کے والد عبدالرحیم صاحب کو جو ان دنوں جمّوں میں ملازم تھے لفافے میں چند دانے کاغذ کے ساتھ چپکا کر بھیج دیئے‘‘۔ اب گھر کے افراد کے لئے حکم تھا کہ اُن کو یہ چاول کھلاؤ اور اس حکم کی اتنی حد تک تعمیل کی کہ کیونکہ میرا بیٹا ہے اور وہ وہاں موجود نہیں تھا تو اُس کو ایک لفافے میں کاغذ کے ساتھ چپکا کر بھیج دیئے‘‘ اور خط میں لکھ دیا کہ اتنا کونہ جس میں چاول چپکائے ہوئے ہیں، کھالینا‘‘۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 350 روایات جناب والدہ بشیر احمد صاحب بھٹی)

یہ تھی اطاعت اور محبت۔

حضرت میاں عبدالغفار صاحب جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور آخری بار لاہور تشریف لے گئے تو میرے والد صاحب کو خط لکھ کر منگوا لیا۔ والد صاحب جب لاہور پہنچے تو خواجہ کمال الدین صاحب نے اُن کو کہا کہ میاں غلام رسول! تم ہمارا یہاں کیا سنوار رہے ہو، (یعنی کیوں آئے ہو تم) والد صاحب نے حضرت صاحب کا خط نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ اس شخص سے پوچھو جس نے خط لکھ کر مجھے بلایا ہے۔ پھر حضور سے ملاقات کی اور حضور کی حجامت بھی بنائی، مہندی بھی لگائی نیز خواجہ صاحب کی بات کا بھی ذکر فرما دیا۔ حضرت صاحب نے ایک پرچہ لکھ کر دیا جس پر وہ پرچہ والد صاحب نے نیچے جا کر دکھایا اور تمام لوگ خاموش ہو گئے پھر کسی نے ذکر نہیں کیا۔ پھر حضور نے یہ بھی پیار کا اظہار کیا کہ میرے والد صاحب کو پانچ روپے بھی دیئے اور فرمایا کہ آپ کو تو مَیں نے بلایا ہے، آپ ان کی باتوں کی پرواہ نہ کریں۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 42-41۔ روایات حضرت میاں عبدالغفار صاحب جراحؓ)

یعنی یہ محبت کا جذبہ صحابہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ تھا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی اُس سے بڑھ کر سلوک فرمایا کرتے تھے۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حافظ صاحب جب قادیان آئے تو حقہ بہت پیا کرتے تھے اور چوری چوری میاں نظام الدین صاحب کے مکان پر جا کر پیا کرتے تھے۔ یہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے رشتہ دار تھے لیکن بڑے سخت مخالف تھے۔ حضرت صاحب کو بھی پتہ لگ گیا۔ فرمایا میاں حامد علی! یہ پیسے لو اور بازار سے ایک حقہ خرید لاؤ اور تمبا کو بھی لے آؤ اور جب ضرورت ہو، گھر میں پی لیا کرو۔ ان لوگوں کے پاس نہ جایا کرو۔ (کیونکہ یہ لوگ تو اسلام کے بھی منکر تھے)۔ چنانچہ وہ حقہ لائے اور پیتے رہے۔ مہمان بھی وہی حقہ پیتے تھے۔ چھ سات ماہ کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا میاں حامد علی! یہ حقہ اگر چھوڑ دو تو کیا اچھی بات ہے۔ حافظ صاحب نے کہا کہ بہت اچھا حضور، چنانچہ انہوں نے حقہ چھوڑ دیا فوراً۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 73-72۔ روایات حضرت شیخ زین العابدین برادر حافظ حامد علی صاحبؓ)

پہلے بری صحبت سے بچانے کے لئے ایک عارضی ترکیب یہ کی کہ عارضی انتظام کر دیا کہ جاؤ، اپنا حقہ لے آؤ اور گھر میں پی لیا کرو۔ اور جب ایک وقت گزر گیا پھر فرمایا کہ کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جو صحت کے لئے بھی مضر ہے اور بد عادات میں مبتلا کر دیتی ہے اس لئے اس کو چھوڑ دو تو بہتر ہے۔ اس سے کوئی یہ مطلب نہ لے لے کہ کیونکہ ایک دفعہ انتظام کر دیا تھا اس لئے بات جائز ہو گئی۔ سگریٹ نوشی اور یہ چیزیں جو ہیں عموماً ایسی بُری عادتیں ہیں جن کو چھوڑنا بہتر ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ یہ فرمایا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ تمباکو وغیرہ ہوتا تو یقیناً اس سے آپ منع فرماتے۔

حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ایک سیٹھ صاحب تھے، اُن کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ ایک دفعہ جب وہ تشریف لائے تو حضرت اقدس نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میاں غلام حسین! سیٹھ صاحب کی خدمت کے لئے پیرا اور میاں کرمداد کو تو مَیں نے لگایا ہوا ہے مگر وہ سیدھے سادے آدمی ہیں، اس لئے آپ بھی خیال رکھا کریں۔ پیرا کے سپرد یہ خدمت تھی کہ وہ بازار سے اُن کے لئے اشیاء خرید لایا کرے اور چونکہ وہ تمباکو پیتے تھے کرمداد اُن کو حقہ تازہ کر دیا کرتا تھا۔ مجھے حضور نے ان دونوں کی نگرانی کے لئے مقرر فرمایا اور فرمایا کہ آپ بھی ان کا بہت خیال رکھا کریں۔ بڑے معزز آدمی ہیں اور دور سے بڑی تکلیف اُٹھا کر آتے ہیں۔ سیٹھ صاحب مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میاں غلام حسین! ٹھنڈا پانی چاہئے۔ مَیں دوڑ کر بڑی مسجد سے اُن کے لئے تازہ پانی نکال کر لے آتا۔ اُن کا کھانا بھی اندر سے پک کر آیا کرتا تھا۔ مَیں ہی اُنہیں کھلایا کرتا تھا۔ وہ قریباً ایک ماہ سے لے کر ڈیڑھ ماہ تک رہا کرتے تھے۔ حضرت صاحب وقتاً فوقتاً خاکسار سے پوچھا بھی کرتے تھے کہ سیٹھ صاحب کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ ایک دفعہ حضرت صاحب نے مسجد میں مسکرا کر سیٹھ صاحب سے دریافت کیا کہ سیٹھ صاحب! آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! کوئی تکلیف نہیں۔ میاں غلام حسین تو پانی بھی مسجد سے لا کر دیا کرتے ہیں۔ حضرت صاحب سیٹھ صاحب کو رخصت کرنے کے لئے دارالصحت تک تشریف لے جایا کرتے تھے اور جب حضرت صاحب واپس لوٹتے تو مجھے، پیراں دتہ اور کرمداد کو بلا کر دو دو روپے ان دونوں کو اور مجھے پانچ روپیہ دیا کرتے تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 90-89۔ بقیہ روایات ملک غلام حسین صاحب مہاجرؓ)

خدمت اور اِکرامِ ضیف مہمان کی خدمت جو ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل میں تو سب کرتے ہی تھے۔ ایک تو ویسے بھی حکم ہے کہ مہمان کی مہمان داری کرنی چاہئے لیکن یہاں خدمت کا ثواب کمانے کے لئے اور دوسرے محبت اور اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے ایک اور فرض بھی بن گیا تھا۔

حضرت مولوی عزیز دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے مفتی محمد صادق صاحب نے جو اُس وقت لاہور میں ملازم تھے، صبح کے وقت جانے کی اجازت مانگی۔ حضرت صاحب نے فرمایا: آپ نہ جائیں، آج یہیں رہیں۔ پھر مفتی صاحب نے دوپہر کے وقت عرض کی کہ حضور! نوکری کا کام ہے۔ آج پہنچنا ضروری تھا۔ اب تو وقت بھی گزر گیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا: وقت کی کوئی فکر نہ کریں، آپ ابھی چلے جائیں انشاء اللہ ضرور پہنچ جائیں گے۔ مفتی صاحب بٹالہ کی طرف روانہ ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ بٹالہ چلا۔ وقت چار بجے کا ہو گیا۔ ان ایام میں بٹالہ سے لاہور کو دو بجے گاڑی جایا کرتی تھی۔ مایوس تو سبھی تھے مگر جب اسٹیشن پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ گاڑی دو گھنٹے لیٹ ہے۔ چنانچہ وہ گاڑی آئی اور ہم سوار ہو کر لاہور کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ جلسہ کے ایام کی بات نہیں، بلکہ کوئی اور وقت تھا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 216-215۔ روایات مولوی عزیز دین صاحبؓ)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میاں چراغ دین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ اتوار کے دن مَیں نے حضرت صاحب سے اجازت مانگی کہ حضور! مجھے دفتر حاضر ہونا ہے۔ حضرت صاحب اکثر اجازت دے دیا کرتے تھے مگر اُس دن اجازت نہ دی۔ پیر کے دن صبح اجازت دی۔ یہاں سے گیارہ بجے گاڑی پر سوار ہو کر تین بجے لاہور پہنچے اور سیدھے ٹم ٹم میں بیٹھ کر ساڑھے تین بجے دفتر پہنچے۔ کرسی پر بیٹھے ہی تھے۔ (اب یہاں دیکھیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم اور اطاعت کی وجہ سے رُکے تھے، اللہ تعالیٰ نے کس طرح یہ سلوک کیا اور عجیب معجزانہ واقعہ ہوا ہے) کُرسی پر بیٹھے ہی تھے کہ دفتر کا کوئی کلرک آیا اور کہنے لگا کہ بارہ بجے آپ کو کاغذ دیئے تھے، وہ کام آپ نے کیا ہے یا نہیں۔ (حالانکہ یہ پہنچے ہی تین بجے تھے) پھر ایک افسر آیا۔ اُس نے کہا چراغ دین! گیارہ بجے جو آپ نے چھٹی دی تھی یہ اُس کا جواب ہے۔ (یعنی اُس افسر کے پاس ایسا انتظام اللہ تعالیٰ نے کیا، کوئی بھی چھٹی لے کر گیا تھا وہ سمجھے کہ چراغ دین لے کے آئے، یا بہرحال اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے کام کیا)۔ فرمانے لگے کہ دفتر کا ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ مَیں دفتر میں ہی ہوں، چنانچہ چار بجے شام میں دفتر سے گھر چلا گیا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 234۔ روایات میاں عبدالعزیز صاحب آف لاہور)

یہ بھی اطاعت اور فرمانبرداری اور پھر صحابہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک تھا، اُس کی ایک مثال ہے۔

حضرت میر مہدی حسین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نے مجھے بلایا اور حکم دیا کہ ہمارے لنگر میں ایندھن نہیں ہے۔ تم دیہات سے اوپلے خرید کر لاؤ اور آج شام تک پہنچ جائیں۔ کیونکہ کل کے لئے لنگر خانے میں ایندھن نہیں ہے۔ اور چار روپے مجھے خریدنے کے لئے دیئے۔ میں وہ روپیہ لے کر سیدھا مسجد مبارک کی چھت پر چڑھ گیا اور موجودہ منار جو علیحدہ مسجد سے کھڑا ہے اُس کے قریب کھڑے ہو کر دعا کی کہ الٰہی! تیرے مسیح نے مجھے ایک کام کے لئے فرمایا ہے اور مَیں اس سے بالکل ناواقف ہوں۔ مجھے ایسی سمت بتلائی جائے جہاں سے مَیں شام تک اوپلے لے کر یہاں پہنچ جاؤں۔ مجھے منارے کے تھوڑی بلندی کے اوپر سے ایک آواز آئی، آواز سنائی دی کہ ''ریگستان ہے''۔ مَیں نے سمجھا کہ میرے پاؤں میں زخم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے جانے سے روکا ہے۔ مَیں نے دوبارہ عرض کی کہ حضور! (یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ) مَیں لنگڑا ہی چلا جاؤں گا لیکن تیرے مسیح کا حکم شام تک پورا ہو جائے۔ دوبارہ جواب آیا کہ یہیں آ جائے گا، کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ مَیں نے سجدہ شکر ادا کیا اور کہا کہ اسی طرح مسیح کے کام ہوں گے تو دنیا فتح ہو سکے گی۔ مَیں اسی جگہ بیٹھ گیا اور دعا کرتا رہا کہ الٰہی! ایسا نہ ہو کہ مجھے شام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے شرمندہ ہونا پڑے۔ پھر دل میں خیال آیا کہ میں نبی نہیں ہوں، کوئی ولی نہیں ہوں جس کے الہامات ایسے جلدی سچے نکلیں۔ مجھے کہیں جانا چاہئے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اگر کوئی شخص کسی کی دعوت کرے کہ شام کو ہمارے گھر کھانا کھا لو تو وہ تردد نہیں کرتا۔ مجھے خدا تعالیٰ کے وعدے پر یقین ہونا چاہئے۔ وہ ضرور یہاں ایندھن پہنچا دے گا۔ اس پر میں مطمئن ہو کر مسجد کی چھت پر ہی بیٹھ رہا۔ ظہر کا وقت قریب ہوا، نیچے اُترتے ہی خادمہ نے جس کے سامنے مجھے حضور نے روپیہ دیا تھا، دیکھ لیا اور کہنے لگی کہ تو ابھی تک ''بالن'' (یعنی ایندھن) لینے نہیں گیا۔ مَیں نے جی میں سوچا کہ یہ حضور کے پاس ہے، اُسے پتہ ہوگا کہ حضور کو الہامات ہوتے ہیں اور پورے بھی ہو جاتے ہیں، اُسے کہا کہ فکر کی بات نہیں، مجھے خدا تعالیٰ نے الہام کیا ہے کہ بالن (یعنی ایندھن) یہیں پہنچ جائے گا۔ اس پر وہ برہم ہو کر کہنے لگی کہ تو یہ کہتا ہے کہ جب تک مجھے الہام نہ ہو گا مَیں کہیں نہیں جاؤں گا؟ دیکھو مَیں ابھی جا کے حضرت صاحب سے کہتی ہوں۔ (اس بات کو اُس نے اور رنگ میں لے لیا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہاں پہنچ جائے گا۔ اُس نے کہا کہ نہیں جب تک الہام نہیں ہو گا نہیں جاؤں گا)۔ خیر باوجود میرے روکنے کے اُس نے جا کے حضور کو سنا دیا کہ وہ کہتا ہے کہ جب تک مجھے الہام نہ ہو گا مَیں کہیں نہیں جاؤں گا۔ مجھے یہ فکر ہوئی کہ حضور اب ضرور مجھ سے بلا کر دریافت کریں گے تو مجھے اپنے الہام کا ذکر کرنا پڑے گا۔ ایک فقیر عاجز، بادشاہ کے سامنے کہاں کہہ سکتا ہے کہ مَیں بھی مالدار ہوں (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو تو الہام ہوتے ہیں، مَیں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ مجھے الہام ہوا ہے) اس لئے میں مسجد کی سیڑھیوں سے اُتر کر بٹالے والے دروازے کی طرف بھاگا اور پیچھے مُڑ کر دیکھا کہ کوئی مجھے بلانے والا تو نہیں آیا۔ بٹالے والے دروازے پر پہنچ کر مَیں نے قصد کیا کہ سیکھواں جا کر ایندھن کی تلاش کروں اور مولوی امام الدین اور خیر الدین صاحبان سے امداد لے کر یہ کام کروں۔ تھوڑی دور چل کر مجھے پھر خیال پیدا ہوا کہ خدا تعالیٰ کا تو حکم ہے کہ یہاں آ جائے گا، مگر میں تو اگر باہر چلا گیا تو روپیہ بھی میرے پاس ہے تو یہ کام کس طرح ہو گا؟ اس لئے میں واپس آ کر مسجد کی چھت پر پھر بیٹھ گیا اور دعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرے۔ پیراں دِتّہ ایک ملازم حضرت اقدس کا جو پہاڑیہ کہلاتا تھا مجھے دیکھ کر آواز دینے لگا کہ بالن کے (یعنی ایندھن کے) گڈے پہاڑی دروازے پر آئے ہیں، چل کر خرید لو۔ مَیں نے سجدہ شکر ادا کیا اور اُس کے ساتھ جا کر دیکھا تو ایک گڈا اوپلوں کا تھا، باقی لکڑی تھی اور اس گڈے کے لئے بارہ شخص گاہک موجود تھے۔ اور وہ ایک دوسرے سے دو دو آنے بڑھ کر بولی دے رہے تھے اور ایک روپیہ بارہ آنے تک بولی ہو چکی تھی۔ میاں نجم الدین صاحب نے دو آنے بڑھا کر لینا چاہا، مَیں نے ایک آواز دی کہ میں دیکھ لوں کہ اس میں کتنا ایندھن ہے اور گڈے کے گرد پھر کر کہا کہ ایک روپیہ بارہ آنے سے زیادہ اس میں ایک پیسے کا ایندھن نہیں ہے (یا لکڑی اوپلے نہیں ہیں) جس کی مرضی ہو وہ خرید لے۔ یہ کہہ کر مَیں چلا آیا اور جی میں کہتا تھا کہ الٰہی! بغیر تیرے فضل کے یہ مجھے نہیں مل سکتا۔ میرے چلے آنے پر سب گاہک منتشر ہو گئے اور پیراں دتہ وہاں کھڑا رہا، جب گڈے والا حیران ہوا کہ کوئی لینے والا نہیں تو پیراں دتہ نے کہا کہ میرے ساتھ گڈا لے چلو مَیں تم کو ایک روپیہ بارہ آنے دلواؤں گا۔ گڈے والا اُس کے ساتھ ہو لیا۔ مَیں اُس وقت مسجد مبارک پر دعا کر رہا تھا۔ جو مَیں نے سنا کہ پیراں دِتّہ کہتا ہے کہ گڈا آ گیا، اس کو سنبھال لیں۔ گڈا لنگر خانے میں پہنچا کر مَیں نے سوچا کہ حضرت صاحب کو اطلاع کر دی جائے کہ حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ مگر دل میں پھر خیال آیا کہ یہ کیا کام ہے جس کی اطلاع دینی واجب ہو گی۔ خود خدا تعالیٰ حضرت اقدس کو بتلا دے گا۔ میرے اطلاع دینے کی ضرورت نہیں۔ صبح کو حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ جب ڈھاب کی طرف سے ایک سڑک کا معائنہ کر کے جو میر صاحب نے بنوائی تھی، واپس تشریف لائے تو بطور لطیفے کے حضور نے فرمایا کہ یہاں ایک مہدی حسین آیا ہوا ہے، ہم نے اُس کو ایندھن لانے کے لئے کہا تھا مگر وہ شخص کہتا ہے کہ جب تک مجھے الہام نہیں ہو گا (جس طرح اُس عورت نے سنایا جا کے) مَیں یہ کام نہیں کروں گا۔ اس پر سب لوگ ہنس پڑے۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 282 تا 287۔ روایات میر مہدی حسین صاحبؓ خادم المسیح)

لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں، کچھ اُن کی مجبوریاں تھیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی ذات کا ثبوت دینا تھا۔ کس طرح ان کی دعا کی بھی قبولیت ہوئی اور سارا انتظام بھی ہو گیا۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دارالامان میں ہی تھا۔ یہ غالباً 1905ء کا واقعہ ہے کہ میاں عبدالحمید خان صاحب کپورتھلوی جو خان صاحب میاں محمد خان صاحب کے فرزند اکبر ہیں۔ وہ میاں محمد خان صاحب جن کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ازالہ اوہام میں خاص الفاظ میں تعریف فرمائی ہے۔ خان صاحب عبدالحمید خان نے مجھے کہا کہ آپ کپورتھلے میں چلیں اور وہاں کچھ روز ہمارے پاس بغرض درس و تدریس اور تبلیغ قیام کریں۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں درالامان میں ہی قیام رکھوں گا اور جانا پڑا تو واپس وطن کو جاؤں گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں عریضہ لکھ کر آپ کے نام حکم لکھا دوں تو کیا آپ پھر بھی نہ جائیں گے۔ مَیں نے کہا پھر مَیں کیسے نہیں جاؤں گا۔ پھر تو مجھے ضرور جانا ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے ایک رقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں لکھا کہ مولوی غلام رسول راجیکی کو ارشاد فرمایا جائے کہ وہ میرے ساتھ کپورتھلہ جائیں اور وہاں درس و تدریس اور تبلیغ کے لئے کچھ روز قیام کریں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے اس رقعہ کے جواب میں زبانی ہی کہلا بھیجا کہ ہاں وہ جا سکتے ہیں۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ پھر مَیں اُن کے ساتھ کپورتھلہ گیا اور وہاں چھ مہینہ کے قریب درس و تدریس اور تبلیغ کا کام کرتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اجازت اور حضور کے ارشاد سے یہ پہلا موقع تھا جو مجھے میسر آیا جس میں مَیں نے محض اسلام کی خدمت کے لئے سفر کیا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 18 تا 19 روایات حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ)

حضرت میاں خیر الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ کرم دین والے مقدمہ کے دوران میں گورداسپور تھا۔ مغرب کا وقت تھا۔ حضور نے فرمایا کہ فیروز الدین صاحب ڈسکوی نہیں آئے۔ (کیونکہ اُن کی صبح شہادت تھی، وہ احمدی نہیں تھے مگر اخلاص رکھتے تھے)۔ پھر حضور نے مولوی صاحب سے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص بلاؤ جو مولوی نور احمد لودھی ننگل والے کو جانتا ہو۔ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! مَیں جانتا ہوں۔ فرمایا ابھی جاؤ اور کل نو بجے سے پہلے اُن کو ساتھ لاؤ۔ مَیں رات رات پہنچا اور کچھ دیر ایک کھالی پر (پانی کا نالہ جو تھا۔ یہ زمینوں پر پانی لگانے کے لئے ہوتے ہیں) آرام کیا۔ علی الصبح گاؤں میں پہنچا۔ مولوی صاحب نماز کے بعد طالبعلم کو سبق پڑھا رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر دور سے ہی خیریت پوچھی اور فرمایا کیسے آئے؟ مَیں نے کہا گورداسپور سے آیا ہوں۔ حضور نے بلایا ہے۔ مولوی صاحب نے فوراً کتاب بند کر دی اور یہ آیت پڑھی۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ (انفال: 25) یعنی اے مومنو! اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بات سنو، جب وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔ کہتے ہیں گھر بھی نہیں گئے۔ سیدھے میرے ساتھ چل پڑے اور نو بجے کے قریب ہم پہنچ گئے۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 23 روایات میاں محمد خیر الدین صاحب ولد میاں جھنڈا خاں)

حضرت خلیفہ نور الدین صاحبؓ سکنہ جموں فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں شہر کی گشت کی ملازمت پر تھا تو جہاں جاتا، قبور کے متعلق وہاں کے لوگوں اور مجاوروں سے سوال کرتا اور حالات معلوم کرتا اور بعض اوقات

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اُن کا ذکر حضرت مولانا نورالدین صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اوّل) سے بھی کرتا۔ ایک دفعہ مَیں محلّہ خانیار (سرینگر) سے گزر رہا تھا کہ ایک قبر پر مَیں نے ایک بوڑھے اور بڑھیا کو بیٹھے دیکھا۔ مَیں نے اُن سے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ ’’نبی صاحب‘‘ کی ہے۔ اور یہ قبر یوز آسف شہزادہ نبی اور پیغمبر صاحب کی قبر مشہور تھی۔ میں نے کہا یہاں نبی کہاں سے آیا۔ تو انہوں نے کہا یہ نبی بہت دور سے آیا تھا اور کئی سو سال قبل آیا تھا۔ نیز انہوں نے بتلایا کہ اصل قبر نیچے ہے۔ اس میں ایک سوراخ تھا جس سے خوشبو آیا کرتی تھی لیکن ایک سیلاب کا پانی آنے کے بعد یہ خوشبو آنی بند ہوگئی۔ میں نے یہ تذکرہ بھی حضرت مولوی صاحب سے کیا (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے) اس واقعہ کو ایک عرصہ گزر گیا اور جب مولوی صاحب ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لے گئے تو ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں جس میں حضرت مولوی صاحب بھی موجود تھے، حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مجھے وَ اٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ (مومنون: 51) سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی ایسے مقام کی طرف گئے جیسے کہ کشمیر ہے۔ اس پر حضرت خلیفہ اوّل نے خانیار کی قبر والے واقعہ کے متعلق میری روایت بیان کی۔ حضور نے مجھے بلایا اور اس کے متعلق مجھے مزید تحقیقات کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میں نے مزید تحقیق کر کے اور کشمیر میں پھر کر پانچ سو ساٹھ علماء سے اس قبر کے متعلق دستخط کروا کر حضور کی خدمت میں پیش کئے، جسے حضور نے پسند فرمایا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 70، 71 روایات حضرت خلیفہ نورالدین صاحب سکنہ جموں)

حضرت سید تاج حسین بخاری صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اقدس سیالکوٹ میر حامد شاہ صاحب کے مکان پر فروکش تھے تو میں حضور کی خدمت میں بوساطت اپنے نانا جان حضرت سید امیر علی شاہ صاحب حاضر ہوا۔ حضور نے اپنی بیعت میں لیا اور فرمایا: قادیان آ کر تعلیم حاصل کرو، تم ولایت کا تاج ہو گے۔ چنانچہ میں 1906ء میں قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل ہو گیا اور اکثر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور کئی بار سیر میں بھی شامل ہوا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 126 روایات سید تاج حسین صاحب بخاری بی اے، بی ٹی)

حضرت میاں سوہنے خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ کمترین 1899ء میں ریاست پٹیالہ میں محکمہ بندوبست میں ملازم ہوا اور کام پیمائش کا کرتا رہا۔ شیخ ہاشم علی سنوری گرداور قانون گو تھے۔ ہماری پڑتال کو آیا اور کام دیکھ کر بہت راضی ہوا۔ انہوں نے بیان کیا کہ تمہارے سے قادیان کتنی دور ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تیس کوس ہے۔ شیخ صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خادم ہوں۔ مَیں نے جواب دیا (یعنی اُس وقت یہ احمدی نہیں تھے ناں تو ان کا لہجہ کیا تھا) کہ ایک مرزا صاحب چوہڑوں کا پیر ہے۔ ایک عیسیٰ بن گیا۔ (نعوذ باللہ) اور دولت اکٹھی کر رہے ہیں۔ چند روز گزرے تو موضع ہٹ میں ایک بزرگ ولی اللہ کی مزار دیرینہ ہے (پرانا مزار ہے) جس کا نام فتح علی شاہ ہے۔ میری خواب میں اس بزرگ کی مزار میں جنابِ مسیح موعود آئے۔ مَیں نے مسیح موعود کو لوئی بچھا دی۔ حضرت صاحب اوپر بیٹھ گئے۔ مَیں اُن کی خدمت میں حاضر رہا (یہ اپنی خواب کا ذکر کر رہے ہیں) اور خدمت کرتا رہا۔ ایک ماہ لگاتار یہی حالت رہی۔ اس کے بعد میری خواب میں شاہ فتح علی صاحب مزار والے آئے اور فرمایا کہ امامِ وقت پیدا ہو گیا قادیان میں۔ میں نے عرض کیا کہ مرزا غلام احمد! اس بزرگ نے فرمایا۔ مرزا غلام احمد صاحب۔ میں ایسا خواب خیال سمجھ کر چُپ رہا۔ تھوڑے دنوں کے بعد میری خواب والے بزرگ آئے اور فرمایا کہ تم کیوں نہیں قادیان گئے اور کیوں نہیں بیعت کی۔ جلدی جا کر بیعت کرو۔ میں ارادہ مستقل کر کے رخصت لے کر گھر آیا۔ کچھ خانگی معاملات کی وجہ سے مجھے دیر ہوگئی کہ وہی ولی اللہ پھر خواب میں ملے کہ ہم نے تم کو گھر بیٹھنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ تم جلد ہی قادیان جا کر بیعت کر لو۔ اس دن کمترین گھر سے روانہ ہو کر موضع راسگو میں رات جا رہا۔ (وہاں ٹھہرے) اُس جگہ میرے رشتہ دار تھے۔ انہوں نے کہا: ماہ پوہ کے بعد چلیں گے۔ مَیں نے اُن کی بات کو مان لیا۔ رات کو مجھے خواب میں شاہ فتح علی صاحب ملے اور فرمایا۔ پندرہ کوس آ گئے ہو اور سترہ کوس باقی ہے۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ کونسا تم کو خوف ہے۔ پھر صبح کو روانہ ہوا۔ قادیان میں پہنچ گیا۔ جناب مسیح موعود علیہ السلام صاحب جنوب کی طرف بہت سے آدمیوں کے درمیان سیر کو گئے تھے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ لوگ جنگل میں کیوں جمع ہو گئے۔ لوگوں نے بتلایا کہ مرزا صاحب سیر کو جا رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ جاتے ہیں۔ مَیں اُن لوگوں کے ساتھ ہو کر جا ملا اور جا کر حضرت صاحب کے ساتھ السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا۔ مرزا صاحب نے مجھے فرمایا کہ کس جگہ سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا ضلع ہوشیار پور اور موضع میٹیانہ سے آیا ہوں۔ فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: سوہنے خان۔ فرمایا تم وہی سوہنے خان ہو، خوابوں والے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی لگتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں بتا دیا تھا)۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں وہی آپ کا غلام ہوں۔ فرمایا تین دن تک رہو۔ تین دن کے بعد بیعت لے لیں گے۔ تین دن کے بعد بیعت لی۔ فرمایا کہ پہلے مسیح ناصری کے بھی بیعت غریب لوگ ہوئے تھے۔ (انہوں نے کہا تھا ناں کہ بہت سے غریب لوگ اور چوہڑے چمار بیعت کر رہے ہیں، مسیح بن گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے اس جواب میں فرمایا جو انہوں نے خود تو نہیں کہا ہوگا، یا ہو سکتا ہے خبر پہنچی ہو کہ پہلے مسیح ناصری کی بیعت بھی غریب لوگوں نے کی تھی)۔ میرے بھی پہلے غریب لوگ ہوئے ہیں۔ بعد ازاں فرمایا: مجھے سچا جانو۔ (جو نصائح فرمائیں ایک یہ کہ کامل یقین ہو میری سچائی پر) دوسرے پنج وقت نماز ادا کرو اور تیسری بات کبھی جھوٹ نہیں بولنا۔ اور یہ فرما کر مجھے اجازت دے دی۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 193 تا 195 روایات میاں سوہنے خاں صاحب سکنہ میٹیانہ)

تو یہ تین نصیحتیں ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنی چاہئیں۔

حضرت فضل الٰہی صاحبؓ ولد محمد بخش صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اماں جان سیر کرتے ہوئے ہمارے گاؤں آئے۔ جب واپس جانے لگے تو حکم کیا کہ پانی پلاؤ۔ (حضرت اماں جان کو پیاس لگی۔ اُن کی بھی اطاعت کا چھوٹا سا واقعہ ہے)۔ میری والدہ صاحبہ نے مجھے گلاس میں پانی ڈال کر دیا اور کہا کہ لے جاؤ۔ میں جلدی سے اُن کے پاس پانی لے گیا اور اماں جان اور حضرت صاحب راستے میں کھڑے تھے۔ اماں جان کو مَیں نے پانی دیا۔ انہوں نے پکڑ کر پینا شروع کیا۔ حضرت صاحب نے صرف اتنا لفظ کہا کہ پانی بیٹھ کر پینا چاہئے۔ اماں جان نے صرف ایک گھونٹ پانی پیا تھا۔ یہ بات سن کر فوراً بیٹھ گئے اور باقی پانی بیٹھ کر پیا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 353 روایات حضرت فضل الٰہی صاحبؓ)

حضرت نظام الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ اُس زمانے میں دستور تھا کہ پہلے سب مہمان گول کمرہ میں جمع ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت اقدس فداہ اَبی واُمّی کو اطلاع پہنچائی جاتی کہ حضور تمام خادم حاضر ہیں۔ ایک دن حضرت اقدس پہلے ہی تشریف فرما ہو گئے تو حضرت خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی تشریف نہ لائے تھے۔ اس غلام کو حضور نے فرمایا کہ جاؤ مولوی صاحب کو بلا لاؤ۔ بندہ دوڑتا ہوا مطب میں گیا اور حضرت اقدس کا ارشاد عرض کیا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے (سوال کیا) کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے ہیں؟ بندے نے کہا: ہاں اور کہا کہ جناب کو یاد فرمایا ہے۔ اس پر حضرت خلیفہ اول مطب سے دوڑ پڑے اور گول کمرہ تک دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ مجلس میں حضرت خلیفہ اوّل عموماً سرنگوں رہتے تھے (نیچا سر کئے بیٹھے رہتے تھے) سوائے اس صورت کے کہ حضرت اقدس خود مخاطب فرمائیں ورنہ دیر تک سرنگوں رہتے تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 106 تتمہ روایات نظام الدین صاحب)

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی طرف سے رات کے گیارہ بارہ بجے کوئی حضرت خلیفہ اول کے گھر دودھ مانگنے آیا۔ مولوی صاحب نے مجھے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو دودھ نہیں، مگر جس طرح بھی ہو کہیں سے جلد دودھ مہیا کرو، چاہے کتنا ہی خرچ ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ حضرت صاحب کا آدمی خالی ہاتھ جائے۔ (وہاں ہو سکتا ہے کوئی مہمان آیا ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کے لئے منگوایا ہو) مَیں دوڑا اور مہمان خانے کے سامنے جو گھر ہیں اُن میں سے ایک کو جگایا۔ اُس نے بھینس سے دودھ نکالنے کی کوشش کی اور خدا نے کیا دودھ نکل آیا (عموماً لوگ شام کو بھینسیں دوہ لیتے ہیں، لیکن رات کو پھر دوبارہ دوہا تو دودھ نکل آیا) اور مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 385 روایات حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ)

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ ایک دفعہ بٹالہ کے ایک صاحب (میں اُن کا نام بھول گیا ہوں)۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے حضرت خلیفہ اول کو اپنا ایک بیمار دکھانے کے لئے بٹالہ لے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب! شام تک تو آپ واپس آ جائیں گے۔ مولوی صاحب نے فرمایا جی حضور! آ جاؤں گا۔ خدا کی شان بٹالہ پہنچ کر ایسی بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ اسی ہی حالت میں شام کو مولوی صاحب قادیان پہنچ گئے۔ گھٹنے گھٹنے پانی چلنا پڑا۔ پاؤں میں کانٹے بھی چبھ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم ہوا تو افسوس کیا اور فرمایا: مولوی صاحب! میرا منشاء یہ تو نہ تھا۔ آپ نے اتنی تکلیف کیوں اُٹھائی۔ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 386 روایات حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی نورالدین صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ قریباً بارہ ایک بجے کا وقت تھا۔ گرمیوں کے دن تھے۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

حضرت ام المومنین نے اندر سے ایک خادم بھیجا اور اُس نے آ کر کہا کہ مولوی صاحب! حضرت ام المومنین فرماتی ہیں کہ آ کر میرا فصد کھول دو۔ فرمایا کہ امّاں کو جا کر کہہ دو کہ اس بیماری میں اس وقت فصد کھولنا طب کی رو سے سخت منع ہے۔ پھر وہ کچھ دیر کے بعد اندر سے آئی۔ پھر اُس نے یہی کہا۔ حضرت مولوی صاحب نے پھر بھی یہی جواب دیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد حضرت میاں محمود احمد صاحب تشریف لے آئے۔ اُن کو حضرت مولوی صاحب نے گود میں لے لیا اور پوچھا میاں صاحب! کس طرح تشریف لائے؟ فرمایا کہ ابّا کہتے ہیں کہ آ کر فصد کھول دو۔ تو مولوی صاحب اُسی وقت چلے گئے اور آ کر فصد کھول دیا۔ جب جانے لگے تو ایک شخص غلام محمد صاحب نے کہا کہ آپ تو فرماتے تھے منع ہے۔ فرمایا: اب طب نہیں اب تو حکم ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 45 تا 46 روایات میاں عبدالعزیز صاحبؓ)

میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والد صاحب کی بہت عقیدت تھی اور حضور بھی اُن پر خاص نظر شفقت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کی والدہ صاحبہ اعوان قوم سے تھیں، اور مولوی صاحب بھی اس قوم سے تھے۔ (مولوی جلال الدین صاحب بھی اعوان قوم سے تھے) اس لئے حضرت مولوی صاحب ان سے محبت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طرف سے یہ حکم تھا کہ جب قادیان آؤ تو یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس میں بیٹھو، اور اُس کے بعد میرے پاس بیٹھو۔ اس کے سوا کسی اور جگہ جانے کی تم کو اجازت نہیں ہے۔ والد صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ میں ایسا ہی کیا کرتا تھا۔ والد صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ مَیں نے رمضان شریف بھی قادیان میں گزارا۔ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 277 حالات مولوی جلال الدین صاحب مرحوم)

حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ ولد چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن دنوں علاوہ مطب کے کام کے اس کمرے میں جہاں اب حکیم قطب الدین صاحب کا مطب ہے مثنوی مولانا روم کا درس دیا کرتے تھے۔ مجھے اپنے والد صاحب کے ہمراہ آپ کی صحبت کا بھی اُن ایام میں موقع ملتا رہا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض دفعہ اس درس کے دوران میں کوئی آدمی آ کر کہہ دیتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام باہر تشریف لے آئے ہیں تو یہ سنتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ درس بند کر دیتے اور اُٹھ کھڑے ہوتے اور چلتے چلتے پگڑی باندھتے جاتے اور جوتا پہننے کی کوشش کرتے، اور اس کوشش کے نتیجے میں اکثر آپ کے جوتے کی ایڑیاں دَب جایا کرتی تھیں۔ جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو جب تک حضور آپ کو مخاطب نہ کرتے آپ کبھی نظر اُٹھا کر حضور کے چہرہ مبارک کی طرف نہ دیکھتے۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 249-248 روایات حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ)

حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ فرماتے ہیں (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد روایت لکھنے والے نے لکھا ہے) کہ سب نے مولوی نور الدین صاحب کی بیعت کر لی اور مولوی صاحب نے فرمایا۔ ''کل مَیں تمہارا بھائی تھا۔ آج مَیں تمہارا باپ بن گیا ہوں۔ تم کو میری اطاعت کرنی ہوگی۔ امۃ الحفیظ سب سے چھوٹی تھی، حضور کی اولاد میں سے، (یعنی حضرت خلیفہ اولؓ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ امۃ الحفیظ حضور کی اولاد میں سے سب سے چھوٹی تھی) فرمایا کہ اگر امۃ الحفیظ کی بیعت کی جاتی تو مَیں اُس کی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی کہ مسیح موعود علیہ السلام کی۔'' (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 283 روایات حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ)

اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور جس طرح ان کی خواہش تھی کہ یہ اگلے جہان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ہوں، یہ خواہشات بھی پوری فرمائے۔ ان کی نسلوں کو بھی وفا اور اطاعت کے طریق پر قائم رکھے۔ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق قائم رکھنے والے ہوں۔ آپ نے اپنے مخلصین کے لئے جو دعائیں کی ہیں، اُن کے بھی ہم وارث بنیں۔ اور آپ کے بعد آپ کے ذریعے سے قائم ہونے والی قدرت ثانیہ کے ساتھ بھی وفا، محبت اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا ارشاد مَیں نے پڑھ کر سنایا کہ کامل اطاعت کرنی ہوگی۔ اور خلافت کے ساتھ جُڑ کر اُس جماعت کا حصہ بنیں جس نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے کیونکہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ابھی مَیں جمعہ کی نماز اور نمازِ عصر کے بعد دو جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو ایک شہید مکرم طارق احمد صاحب ابن مبارک احمد صاحب کا ہے۔ ان کی پیدائش لیّہ کے ایک گاؤں کی ہے۔ طارق صاحب کی پیدائش سے دو مہینے پہلے ان کے والد مبارک صاحب وفات پا گئے تھے۔ مکرم طارق صاحب کی عمر اکیالیس (41) سال تھی۔ بڑے ذہین اور قابل انسان تھے۔ 17؍مئی 2012ء کو طارق صاحب سودا سلف لینے کے لئے کہروڑ ضلع لیہ میں گئے اور کچھ جو کاروباری لوگ تھے اُن کے پیسے بھی واپس کرنے تھے۔ واپسی پر تقریباً چار بجے فون کیا کہ سبزی وغیرہ لے لی ہے کوئی اور چیز تو نہیں لینی؟ اُس کے بعد ان سے پھر کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ شام تک رات تک گھر نہیں پہنچے۔ فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی، کوئی رابطہ نہیں ہو سکا۔

بہر حال بعد میں یہ پتہ لگا کہ اُن کو واپسی پر آتے ہوئے کچھ نامعلوم افراد نے اغواء کر لیا اور کسی نامعلوم جگہ پر لے گئے اور ہاتھ پاؤں باندھے ہوئے تھے اور شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ تشدد کے دوران مرحوم کا ایک پاؤں بھی توڑ دیا۔ ایک کندھا اور پسلیاں بھی توڑی ہوئی تھیں۔ دونوں گھٹنوں پر کیلوں کے نشان تھے۔ آنکھ پر بھی بڑی کاری ضرب تھی۔ سر پر بھی بے انتہا تشدد تھا اور تشدد کے بعد پھر سر پر انہوں نے فائر کیا اور ان کو شہید کر دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پھر ظلم کی اور بربریت کی انتہا یہ ہے، وہ تو خیر پہلے بھی انتہا ہی ہے، کہ پھر اس کے بعد ایک ڈرم میں ڈال کر راجن شاہ میں نہر میں پھینک دیا۔ اتفاق سے نہر بند تھی، ورنہ تو نہر میں نعش کا پتہ ہی نہیں لگنا تھا۔ اگلے روز پولیس نے بتایا کہ نعش ملی ہے اور پھر لواحقین چہرہ سے تو پہچان نہیں سکے تھے۔ اتنی زیادہ بری حالت کی ہوئی تھی کہ مسخ کیا ہوا تھا۔ اُن کے کپڑوں سے اور اَور نشانیوں سے لواحقین نے پہچانا۔ امیر صاحب کی رپورٹ کے مطابق کہتے ہیں کہ جماعتی مخالفت نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ جماعتی مخالفت ہی تھی کیونکہ شریف النفس تھے۔ کسی سے کوئی ایسا واسطہ نہیں تھا اور اس سے پہلے ان کے کسی رشتہ دار کو بھی فائر کر کے اسی طرح زخمی کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان دشمنوں کو بھی جلد عبرت کا نشان بنائے اور احمدیت کے حق میں بڑے واضح نشانات ظاہر فرمائے اور جلد ظاہر فرمائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایسی حالت میں جب تک دعاؤں کی طرف توجہ نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے نشان نہیں مانگیں گے اُس وقت تک وہ کامیابیاں ہمیں نظر نہیں آئیں گی جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ عموماً جو کامیابیاں نشانوں کے بعد ملتی ہیں وہی ایک واضح اور ایسی کامیابیاں ہوتی ہیں جو دشمن کو بھی نظر آ رہی ہوں تو پھر ہی دشمن حق کو تسلیم کرتا ہے۔ ایک خارق عادت قسم کی کامیابیاں تب ملتی ہیں جب ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی سے جھکنے والے ہوں گے، دعائیں مانگنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ مرحوم کے برادر نسبتی عارف احمد گل صاحب مربی سلسلہ ہیں، انہوں نے بھی ان کی بڑی خوبیاں بیان کی ہیں اور بڑی محبت کرنے والے تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کے علاوہ چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے کی عمر اٹھارہ سال ہے اور چھوٹے بچے کی عمر دو سال ہے۔ اس کے درمیان باقی بچوں کی عمریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔

دوسرا جنازہ امۃ القیوم صاحبہ کا ہوگا جو ربوہ کی رہنے والی تھیں اور شیخ عبدالسلام صاحب کی اہلیہ تھیں۔ جو 3؍مئی کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ ربوہ میں آباد ابتدائی خاندانوں میں سے ایک تھیں۔ موصیہ تھیں۔ ان کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ اُن کے ایک بیٹے عبدالحفیظ صاحب یہاں ہیں اور اسی طرح ہالینڈ میں بھی ہیں، ربوہ میں بھی ہیں۔ ان کے دو نواسے جامعہ احمدیہ یوکے میں پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

بقیہ: رپورٹ دورہ ہالینڈ از صفحہ نمبر 12

اور چھوٹی عمر کے بچوں کو حضور انور نے ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر 25 منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا 32واں جلسہ سالانہ جمعۃ المبارک سے شروع ہو رہا ہے۔ آج شام تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اپنے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔

جلسہ گاہ کے طور پر مردوں کے لئے اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگائی گئی ہیں اور چھوٹی عمر کے بچوں والی خواتین کے لئے ایک علیحدہ ہال میں بیٹھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

لنگر خانہ کا نظام بھی گزشتہ چند روز سے بہت عمدگی کے ساتھ جاری ہے۔ کھانا کھانے کے لئے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگا کر انتظام کیا گیا ہے۔ ایک علیحدہ مارکی لگا کر چائے پینے کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ حسب ضرورت دفاتر بنائے گئے ہیں۔ رجسٹریشن کا کام مہمانوں کی آمد کے ساتھ ساتھ جاری ہے۔ فرسٹ ایڈ کے لئے ایک علیحدہ دفتر ہے۔ شعبہ اشاعت کے تحت ایک بکسٹال بھی لگایا گیا ہے۔ مختلف اشیاء کی خرید کے لئے چند سٹال موجود ہیں۔ آنے والے مہمانوں کے لئے باقاعدہ سیکورٹی کا نظام موجود ہے جہاں سے گزر کر احباب آتے ہیں۔ پارکنگ کے انتظام کے لئے خدام مختلف جگہوں پر موجود ہیں جو ایک نظام کے تحت رہنمائی کرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے یہ انتظامات بیت النور اور اس کے مختلف احاطوں میں کئے گئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

R & R
CAR SERVICES LTD
Abdul Rashid
Diesel & Petrol Car Specialist
Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ
Tel: 020 8877 9336
Mob: 07782333760

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ 2012ء

یونیورسٹی اور ہائی سکول کی طالبات وطلباء کی حضورانور ایدہ اللہ کے ساتھ الگ الگ نشستوں کا انعقاد۔

طلباء وطالبات کے مختلف موضوعات پر سوالوں کے جوابات۔ انفرادی اور فیملی ملاقاتیں

(ہالینڈ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

16رمئی 2012ء بروز بدھ:

صبح چار بج کر چالیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور''میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور (ننسپیٹ) میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

یونیورسٹی اور ہائی سکول کی طالبات کا حضورانور کے ساتھ نشست

آج پروگرام کے مطابق ہالینڈ کی یونیورسٹیز اور ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات وطلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔ طالبات کے پروگرام کا انعقاد پہلے ہوا۔

سات بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کے لئے ''بیت النور'' تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نائلہ حفیظ صاحبہ نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ درعجم صدیقی صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔

✿......اس کے بعد "Middle Eastern Studies" کے بارہ میں عزیزہ نزرین علی صاحبہ نے ایک Presentation دی اور بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام میں عربی زبان میں گریجوایشن ہوتی ہے اور پھر Master بھی کروایا جاتا ہے۔ پہلے چار ماہ عربی گرائمر سکھاتے ہیں پھر اس کے بعد عربی زبان کا لٹریچر وغیرہ پڑھایا جاتا ہے۔

اس شعبہ میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کرنے والے عربی زبان کے استاد بن سکتے ہیں۔ عربی میں تراجم کا کام کرسکتے ہیں۔ مختلف عرب ممالک میں موجود سفارت خانوں میں کام کرسکتے ہیں۔ وزارت خارجہ کی منسٹری میں کام کرسکتے ہیں اور اسی طرح عربی زبان جاننے کے لحاظ سے Refugees کے معاملات میں بھی کام کرسکتے ہیں۔ ماسٹر (Master) کی ڈگری کے ساتھ ان سب جگہوں پر انہیں ملازمت مل سکتی ہے۔

✿......بعدازاں دوسری Presentati on عزیزہ مدیحہ بھٹی صاحبہ نے ural Anthropology and "CultDevelopment Studies" کے تعلیمی پروگرام پردی۔

موصوفہ نے بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام میں تین سال میں گریجوایشن کی ڈگری ملتی ہے۔ اور پھر مزید دوسال کی تعلیم کے بعد ماسٹر (Master) کی ڈگری ملتی ہے۔

اس شعبہ میں مختلف ممالک، علاقوں، قوموں اور مختلف قبائل کے کلچر، ان کے رسم ورواج، رہن سہن، روایات، عادات وغیرہ کے بارہ میں پڑھایا جاتا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ کس طرح اور کب سے ان کا یہ اپنا اپنا کلچر ڈیویلپ ہوا ہے۔ نیز ان کے مذاہب، اقتصادیات، معاشیات اور پالیٹکس (Politics) اور زبان وغیرہ کے بارہ میں بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس پروگرام کے دوران کسی ملک، علاقہ کی خاص زبان بھی سیکھی جاسکتی ہے۔ اور ماسٹر کرتے ہوئے دوسرے سال میں ایک تحقیقی مقالہ بھی لکھنا پڑتا ہے۔

اس پروگرام میں ماسٹر کرنے والے بطور استاد، پروفیسر کام کرسکتے ہیں۔ نیز Diplomatic Services، گورنمنٹ Jobs، جرنلزم، ریفیوجی ورک وغیرہ میں جاسکتے ہیں۔ نیز مختلف اداروں اور آرگنائزیشن کے لئے ریسرچ کا کام بھی کرسکتے ہیں۔ اور Phd بھی کرسکتے ہیں۔

✿......اس کے بعد تیسری Presentation عزیزہ نصیرہ عفّت نے "Speech & Language Therapy" کے تعلیمی پروگرام پر دی۔ یہ چار سال کا یونیورسٹی کا کورس ہے۔ اس کے بعد "Bachelor of SLT" کی ڈگری ملتی ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام کا تعلق بول چال سے ہے۔ مثلاً بچے کسی وجہ سے بول نہیں سکتے، ان کو سکھانا ہے کہ کس طرح بولنا ہے۔ کسی کو بات کرنے میں، بولنے میں، اپنا مدعا بیان کرنے میں، مختلف الفاظ ادا کرنے میں دقّت ہے، پورے لفظ منہ سے نکلنے کی بجائے آدھے لفظ منہ سے نکلتے ہیں۔ زبان اور گلے کی وجہ سے بعض دفعہ بولنے میں، بات کرنے میں دقّت ہوتی ہے تو یہ بتایا جاتا ہے کہ ان تمام امور کا کس طرح علاج کرنا ہے اور کیا طریقہ اختیار کرنا ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ شنوائی میں نقص ہوتا ہے، بات سمجھنے میں دقّت ہے تو بتایا جاتا ہے کہ کمیونیکیشن کس طرح کرنی ہے۔ وغیرہ۔

طالبات کے سوالوں کے جواب

ان تینوں Presentations کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب اگر کسی نے کوئی سوال کرنا ہے تو کرلے۔

✿......ایک نومبائع بچی نے جو Law میں تعلیم حاصل کررہی ہے، سوال کیا کہ کیا ایسا لگتا ہے کہ **پاکستان میں اسلامک لاء کبھی بدلے گا۔ کانسٹی ٹیوشن لاء میں تبدیلی واقع ہوگی؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ کہو کہ اسلام کو Defame کرنے والا Law کبھی بدلے گا؟ حضور انور نے فرمایا جب تک مُلّاں سر پر ہے کبھی نہیں بدلے گا۔ اسلام تو امن کی تعلیم دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکومت کی اطاعت کرو۔ آپ نے مکّہ میں 13 سال سختیاں جھیلیں لیکن کبھی بھی حکومت کے خلاف، نظام کے خلاف بغاوت نہیں کی۔ اور ہمیشہ اطاعت کی۔ اور ہر ظلم پر اپنے صحابہ کو تعلیم دی کہ صبر کرو۔ مکّہ کے کفار حضرت یاسرؓ، آپ کی بیوی حضرت سمیّہؓ اور آپ کے بیٹے عمّارؓ کو تکالیف دے رہے تھے اور ظلم ڈھا رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرف سے گزر ہوا اور آپؐ نے یہ ظلم ہوتا دیکھا تو فرمایا: آل یاسر! صبر کرو۔ خدا نے تمہارے لئے جنت میں گھر بنایا ہے۔ حضرت یاسرؓ اور حضرت سمیّہؓ تو ان ظلموں کے نتیجہ میں شہید ہوگئے۔ حضرت عمّارؓ نے شدید سختی کی وجہ سے بعض ایسے کلمات کہہ دیئے جو ان کے بتوں کی تعریف میں تھے جس پر ان کو مخالفین نے چھوڑ دیا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا ماجرا بیان کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر بتایا کہ میرا دل ایمان پر قائم ہے اور میرا دل ایمان پر مطمئن ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ شعب ابی طالب میں اڑھائی سال سے زائد رہے اور سختیاں جھیلیں اور ہمیشہ صبر کی تعلیم دیتے رہے۔ پھر آپؐ نے مدینہ ہجرت کی اور کفار نے وہاں بھی پیچھا کیا اور مدینہ پر حملہ کیا تو اس وقت خدا تعالیٰ نے آپؐ کو قتال کی اجازت دی اور اس لئے اجازت دی کہ کفّار ظلم میں حد سے بڑھتے جارہے ہیں۔ اس کا ذکر سورۃ الحج میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دیتے ہوئے ساتھ یہ بھی بیان فرمایا کہ اگر اجازت نہ دی جاتی اور اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معبد بھی اور مساجد بھی۔ یعنی اگر اب کفّار کے مقابل پر دفاع نہ کیا تو پھر یہ سب عبادتگاہیں ختم ہوجائیں گی۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے سب مذاہب کو اور ان کی عبادتگاہوں کو محفوظ کیا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جو بھی جنگیں لڑیں وہ اپنے دفاع کے طور پر لڑیں اور جنگ کی حالت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ ہدایت تھی کہ کسی پادری کو نہیں مارنا، کسی عورت اور بچے کو نہیں مارنا، کسی چرچ، عبادتگاہ کو نقصان نہیں پہنچانا۔ بائبل نے تو یہ کہا تھا کہ کوئی پھلدار درخت نہیں کاٹنا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کوئی بھی درخت نہیں کاٹنا۔ پس آپؐ نے ہمیشہ دفاعی جنگیں لڑیں اور حکومت کے خلاف کبھی بھی بغاوت نہیں کی۔ بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر مذہبی آزادی نہیں ہے تو ملک چھوڑ دو اور ہجرت کر جاؤ۔

حضورانور نے فرمایا کہ ابھی پچھلے دنوں Nato نے حملے کئے تو ان کی سپلائی لائن بند کردی۔ اگر تو کھانے پینے کی اشیاء اور خوراک جارہی تھی تو پھر یہ راستہ بند نہیں کرنا چاہئے تھا۔ یہ خوراک اگر افغانستان کے مسلمانوں کے لئے جارہی تھی تو مسلمانوں نے ہی اس کو روک دیا۔ اب امریکہ نے دھمکی دی ہے اور پریشر پڑا تو وزیراعظم نے کہا کہ ہم 48 ممالک کا پریشر برداشت نہیں کرسکتے۔ اس لئے ہم نیٹو کی سپلائی بحال کررہے ہیں۔ دوسری طرف مُلّاں نے کہا کہ اگر یہ سپلائی جاری ہوئی تو ہم پاکستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک آگ لگا دیں گے۔ اب کون سا اسلامی قانون ہے؟ یہ کس کو آگ لگائیں گے؟ گورنمنٹ کی پراپرٹی جلائیں گے یا لوگوں کی پراپرٹی جلائیں گے تو نقصان کس کا ہوگا؟ نقصان تو ملک کا ہوگا جو پہلے ہی دیوالیہ ہوچکا ہے۔ پھر باہر سے مدد مانگی جائے گی اور پھر یہ مانگنے والے خود ہی کھا جائیں گے۔

حضورانور نے فرمایا: اسلام تو امن کی تعلیم دیتا ہے، بغاوت کی تعلیم نہیں دیتا۔ اسلام کی تو یہ تعلیم ہے کہ اگر ایک ملک میں زیادتی ہورہی ہے تو دوسرے ملک والے مل کر اس کو روکیں۔ لیکن اب تو کسی ملک میں صحیح اسلام نظر نہیں آتا۔ اب مولوی کہتے ہیں کہ مُرتد کو قتل کردو۔ یہ ہرگز اسلام نہیں ہے۔ کہیں بھی قرآن کریم میں نہیں ہے۔ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان ہوا، پھر کافر ہوگیا، پھر مسلمان ہوا اور پھر کافر ہوگیا تو اسے چھوڑ دو۔ کہیں بھی نہیں ہے کہ اس کو قتل کردو۔ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ لوگ لعنت کے ڈر اور خوف سے اسلام چھوڑتے ہیں۔ یہ نہیں کہا کہ موت کے ڈر سے، قتل ہونے کے ڈر سے اسلام چھوڑتے ہیں۔ اس لئے کسی مُرتد کی سزا ہرگز موت نہیں ہوسکتی۔ اسلام چھوڑتے ہوئے اگر یہ خوف ہو کہ مَیں مرجاؤں گا تو پھر لوگوں کی لعنت کا خوف نہیں، پھانسی کا خوف ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے مرتد کی سزا قتل نہیں رکھی۔ اگر قتل سزا ہوتی تو پھر انسان لعنت ملامت سے نہ ڈرتا بلکہ قتل سے ڈرتا۔

حضورانور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک صحابی نے ایک مخالف کو قتل کردیا اور بتایا کہ اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا لیکن اس نے قتل کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ قیامت کے دن جب اس کا لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ تمہارے سامنے ہوگا تو تم اس کا کیا جواب دوگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جو کلمہ پڑھ لے وہ مسلمان ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا کہ مَنْ قَالَ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس نے لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لیا وہ جنت میں دخل ہوا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے کل ہی پاکستان سے ایک خاتون کا خط آیا۔ اس کی ملازمہ گھر کی صفائی کررہی تھی تو پانی گھر سے باہر چلا گیا اور ساتھ والے ایک غیر احمدی کے گھر کے سامنے تک آگیا۔ وہ آدمی غصّے سے باہر نکلا کہ ایک احمدی گھر کا پانی میرے گھر کے سامنے کیوں آیا ہے۔ اس نے گالیاں نکالیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور جماعت کو بھی گالیاں نکالیں۔ اور کہا کہ اگر پانی میری طرف آیا تو مَیں بہت بُرا کروں گا۔ اس پر اس احمدی خاتون نے ملازمہ کو واپس بلایا۔ لیکن پھر بھی وہ گالیاں دینے سے باز نہ آیا۔ اس پر اس خاتون نے کہا کہ تم نے جو کرنا ہے کرلو مَیں موت سے نہیں ڈرتی اور کلمہ پڑھ کر کہا کہ یہ کلمہ تو امن اور محبت سکھاتا ہے۔ اس پر اس مخالف شخص نے کہا کہ تم کلمہ نہ پڑھو۔ تو اس پر اس احمدی خاتون نے جواب دیا

کہ تم نے کلمہ خریدا ہوا ہے۔ کیا یہ تمہاری پراپرٹی ہے۔ اس پر اس مخالف نے کہا: ہاں یہ کلمہ ہمارا ہے۔ مَیں نے خریدا ہوا ہے۔ تم نہیں پڑھ سکتے۔

اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آپ کس اسلامی قانون کی بات کرتی ہیں۔ سوال یہ ہونا چاہئے کہ یہ جنگل کا قانون کب ختم ہوگا؟

حضور انور نے فرمایا: اس قانون کے ختم ہونے کے بارہ میں خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ جب ان پر تباہی آئے گی تو یہ ختم ہوگا۔ ایسی قوموں کے ساتھ پھر ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

۞...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ عورت کو اپنا کیریئر بنانے میں کس حد تک اجازت ہے؟۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر وہ کیریئر بنانے کی اجازت ہے جس میں عورت کی حیا پر حرف نہ آئے۔ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ ہمیشہ مدنظر رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر KLM میں ائر ہوسٹس بننا ہے، سکرٹ پہنتی ہے اور سر پر چھوٹی سی ٹوپی رکھنی ہے تو اس کی تو اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اور نہ کسی احمدی بچی کو اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ آپ ڈاکٹر، ٹیچر، انجینئر، سائینٹسٹ، پروفیسر، وکیل وغیرہ تو بن سکتی ہیں بشرطیکہ آپ کا لباس ٹھیک ہو اور آپ کا حجاب نہیں اترنا چاہئے۔ آپ کا لباس حیا والا ہو تو ٹھیک ہے۔ وکالت کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ جو کریمینل کیسز ہیں ان میں نہیں جانا۔

۞...... **اس سوال کے جواب میں کہ امام خاتون کو جو اس کی بیوی ہے یا بہن ہے نماز میں اپنے ساتھ کھڑا کرسکتا ہے جب کہ اور کوئی مقتدی نہیں ہے۔**

حضور انور نے فرمایا: بہت ساری چیزیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرکے دکھائی ہیں۔ مرد اکٹھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ خاتون کے بارہ میں یہی ہے کہ پیچھے کھڑی ہوکر نماز پڑھے۔ لیکن کہیں مجبوری ہو تو ساتھ کھڑی ہوسکتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ چکروں کی تکلیف کی وجہ سے مسجد میں نہیں جاسکتے تھے اور گھر میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور حضرت اماں جانؓ کو ساتھ کھڑا کرلیا کرتے تھے۔ حضرت اماں جانؓ نے بتایا کہ آپؑ نے فرمایا کہ اصل تو یہی ہے کہ عورت پیچھے کھڑی ہو لیکن مجھے چکروں کی تکلیف ہے اور ساتھ اس لئے کھڑا کرتا ہوں کہ اگر کسی وقت تکلیف کی وجہ سے سہارا لینا پڑے تو سہارا لے لوں تا کہ کہیں گر نہ جاؤں۔ تو مجبوری کی صورت میں اجازت ہوجاتی ہے۔

۞...... ایک طالبہ کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا انسان دعا سے قسمت بدل سکتا ہے؟۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دعا سے قسمت کی تبدیلی کا کیا سوال ہے۔ مَیں تمہیں ایک مثال کے ذریعہ سمجھاتا ہوں۔ تم لڑکیاں ہو۔ عورت شادی کرتی ہے۔ بعض دفعہ مرد دوسری شادی کرتا ہے۔ شریعت نے اسے بعض حالات میں، بعض شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے اور عورت اس میں روک نہیں بن سکتی۔ تو ایسی صورت میں عورت دعا تو کرسکتی ہے۔ تو ایسی صورت میں عورت دعا کرے۔ اب دعا کی قدرت کا قانون شادی کرنے کے قانون پر غالب ہوجائے گا۔ لیکن جو دعا کرنے کی شرائط اور لوازمات ہیں ان کے ساتھ دعا کی جائے، اضطراری کیفیت پیدا ہو، دل سے دعا کرو اور کامل یقین سے دعا کرو۔ دعا کی قبولیت پر بھی پورا یقین ہو تو قانون قدرت غالب آسکتا ہے۔ دعاؤں سے تقدیر بدلتی ہے۔

۞...... **اس سوال کے جواب پر کہ تیسری جنگ عظیم کے لئے ہم کس طرح تیاری کریں۔**

حضور انور نے فرمایا کہ دعا کرو کہ یہ جنگ نہ ہو۔ اگر ہو جائے تو اس بارہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ دو تین ماہ کا راشن رکھو۔ اگر جنگ ہوئی تو دوسری جنگ عظیم کی طرح لمبی نہیں ہوگی۔ باقی جو احمدی ہیں وہ خدا کے حضور جھکیں تو جنگ کے نقصان سے بچ سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؂

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

ہر وہ شخص بچے گا جو پیار کرتے ہوئے خدا سے تعلق رکھے گا۔ پس خدا سے اپنا تعلق جوڑیں۔

۞...... ایک بچی نے سوال کیا کہ **کیا لڑکیوں کو جرنلزم میں جانے کی اجازت ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: بالکل اجازت ہے۔ اخباروں میں لکھوگی تو ولڈرز (Wilders) کا مقابلہ کرسکوگی۔ مَیں تو لڑکیوں کو کہتا ہوں کہ اخباروں میں آرٹیکل لکھو۔ مضامین لکھو اور جو بھی اسلام کے خلاف اعتراضات ہوتے ہیں ان کا جواب دو۔

طالبات کے ساتھ یہ کلاس سات بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طالبات کو قلم عطا فرمائے۔

یونیورسٹی اور ہائی سکول کے طلباء کی حضور انور کے ساتھ نشست

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یونیورسٹی اور ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا پروگرام شروع ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم توصیف احمد نے پیش کی۔ بعدازاں اس کا اردو ترجمہ عزیزم ریحان احمد وڑائچ نے پیش کی۔

اس کے بعد عزیزم عطاء النور نے ''ہالینڈ کے تعلیمی نظام'' کے بارہ میں Presentation دیتے ہوئے بتایا کہ: کہا جاتا ہے کہ ہالینڈ کا تعلیمی نظام ایک انتہائی پیچیدہ تعلیمی نظام ہے اور یہ بات کسی حد تک درست بھی ہے۔ ہالینڈ کے تعلیمی نظام کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا حصہ پرائمری سکول (Basic School) پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ سیکنڈری سکول (Middle Baar OnderWijs) پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور تیسرا حصہ Higher Education پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ جو پرائمری سکول کا ہے اس میں چار سال کی عمر سے بچے کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ پرائمری سکول کا دورانیہ آٹھ سال کا ہوتا ہے۔ اس طرح پرائمری سکول کے اختتام پر بچے کی عمر بارہ سال ہوتی ہے۔ پرائمری سکول کے آٹھویں سال میں بچے کا ایک مخصوص "Cito Test" لیا جاتا ہے جو بچے کی زندگی میں ایک انتہائی اہم ٹیسٹ ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ اس ٹیسٹ کی بنیاد پر اس کے مستقبل کا فیصلہ ہوتا ہے۔

اس ٹیسٹ میں حاصل کئے گئے نمبروں کی بنیاد پر بچے کا داخلہ تعلیمی نظام کے دوسرے حصے، سیکنڈری سکول میں ہوتا ہے۔ اس ٹیسٹ میں بچہ جو نمبر حاصل کرتا ہے اس کو تین Levels میں تقسیم کیا گیا ہے۔

تعلیمی نظام کا دوسرا حصہ سیکنڈری سکول ہے۔ یہ آگے تین مختلف قسم کے اسکولوں پر مشتمل ہے۔

(1) "Pre-vocational Secondary School {VMBO}

(2) "Higher General Continued Education" {HAVO}

(3) "Preparatory Scientific Education {VWO}

اب جو بچے Cito Test میں سب سے کم Level کے نمبر حاصل کرتے ہیں وہ VMBO سکول میں داخل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جو بچے درمیانے والے لیول کے نمبر حاصل کرتے ہیں وہ HAVO سکول میں داخل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جو بچے سب سے اونچے لیول (Level) کے نمبر حاصل کرتے ہیں وہ VWO اسکول میں داخلہ حاصل کرتے ہیں۔

تعلیمی نظام کا تیسرا حصہ جو پیشہ وارانہ تعلیم پر مشتمل ہے۔ اس کو آگے تین مختلف قسم کے کالج یا یونیورسٹی میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(1) "vocational Education & Traning {MBO}

(2) "Higher Professional Education" {HBO}

(3) " Scientific Education {Research University}

وہ طلباء اور طالبات جنہوں نے VMBO سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کی ہوتی ہے وہ MBO میں داخلہ حاصل کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ MBO کا دورانیہ چار سال کا ہوتا ہے۔

اسی طرح وہ طلباء وطالبات جنہوں نے HAVO سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کی ہوتی ہے وہ HBO میں داخلہ حاصل کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ HBO میں چار سال کا Bachelor کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد ایک سے دو سال تک ماسٹر کیا جاسکتا ہے۔

وہ طلباء وطالبات جنہوں نے VWO سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کی ہوتی ہے وہ یونیورسٹی میں، ریسرچ میں داخلہ حاصل کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی میں تین سال کا Bachelor کیا جاسکتا ہے اور اس کے بعد ایک سے تین سال تک ماسٹر کیا جاسکتا ہے۔

یونیورسٹی (ریسرچ) میں ماسٹر کرنے کے بعد طلباء و طالبات ریسرچ کے میدان میں مزید آگے بڑھ سکتے ہیں یا پھر کوئی ملازمت، Job حاصل کرنے کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔

ہالینڈ میں موجود احمدی طلباء میں سے اس وقت 24 طلباء پرائمری سکول کے مرحلہ میں ہیں جب کہ 14 طلباء VMBO سیکنڈری سکول، 6 طلباء HAVO سیکنڈری سکول اور 6 طلباء VWO سیکنڈری سکول میں زیر تعلیم ہیں۔

اس وقت جو طلباء کالج/یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں ان میں سے گیارہ MBO میں ہیں اور چودہ HBO میں اور تین Research/Phd کی فیلڈ میں ہیں۔

اس Presentation کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

طلباء کے ساتھ مجلس سوال و جواب

۞...... ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ **زیادہ تعلیم یافتہ لوگ مذہب کے معاملے میں مختلف ہوتے ہیں۔ ان کی مذہب میں بالکل دلچسپی نہیں ہوتی۔ بعض تو خدا کو بھی نہیں مانتے۔ ایک کرسچین عورت جس کا آپریشن ہونا تھا اپنے طریق پر دعا کررہی تھی تو ڈاکٹر کہنے لگا کہ اگر میں آپریشن نہ کروں اس کا علاج چھوڑ دوں تو اس کی یہ دعا کیا کام کرے گی۔**

اس پر حضور انو ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر ڈاکٹر مزید علاج چھوڑ دے تو یہ ڈاکٹر کا فعل ہوگا۔ لیکن خدا کا وجود تو ہے۔ اس ڈاکٹر کو اخلاقیات کا پتہ نہیں۔ ڈاکٹر کے اس فعل سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ اگر تم کسی کا آپریشن کرنا چاہو اور خدا تمہارے ہاتھ باندھ دے تو تم نہیں کرسکو گے اور اگر تم نہ کرنا چاہو اور تمہارے اندر سے یہ خیال اٹھے گا کہ تم آپریشن کرو، علاج کرو تو جب یہ خیال اٹھے گا تو یہ خدا کی طرف سے ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ نے تبلیغ کرنی ہے تو پہلے خدا پر یقین دلائیں۔ خدا پر یقین آجائے گا تو پھر مذہب سے دلچسپی پیدا ہوگی۔ بہت سے ایسے واقعات بھی آتے ہیں کہ جماعت کے پیغام سے اور تبلیغ سے خدا کے وجود کا قائل ہوا اور پھر احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

پس جس کو خدا پر یقین نہیں ہے اس کو پہلے یقین دلاؤ کہ خدا ہے۔ اگر اس کو پہلے احمدیت کی تبلیغ کروگے تو اس کو کیا فائدہ۔ اس کو کیا کہ احمدیت سچی ہے یا نہیں۔ اس لئے اسے پہلے خدا پر یقین دلاؤ۔

حضور انور نے فرمایا: مادہ پرستی کی وجہ سے مذہب سے دلچسپی نہیں رہی۔ سائنس کی ترقی کی وجہ سے مذہب سے دور ہوگئے ہیں۔ حالانکہ آج کے زمانہ میں سائنس کی جو بھی ترقیات ہیں اور ایجادات ہیں اس کا ذکر چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے کردیا تھا۔ Big Bang کی تھیوری ہے، بلیک ہول (Black Hole) ہے، سیاروں کا، ان کی گردش کا نظام ہے، زندگی کس طرح بکٹیریا سے شروع ہوئی۔ آج کل کی سواریوں کے بارہ میں بتایا۔ دو سمندروں کے ملانے کے بارہ میں بتایا۔ یہ سب کچھ چودہ سو سال قبل بتایا۔ جبکہ اس وقت ان چیزوں کے بارہ میں کسی کے وہم وگمان اور تصور میں بھی نہیں تھا۔ ان لوگوں کو بتاؤ کہ یہ سب چیزیں چودہ سو سال پہلے لکھی گئی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھیں۔ اب اتنا عرصہ قبل یہ علم کیسے آگیا۔ خدا ہی تھا جس نے بتایا، تم تو اب ایجاد کررہے ہو۔

حضور انور نے فرمایا جو خدا کو مانتے ہیں ان کو پھر مذہب کے بارہ میں بتاؤ اور ان کو مذہب کا قائل کرو۔ اسلام کی حسین تعلیم بہتر اور کامل ہے۔ ''دیباچہ تفسیر القرآن'' میں مذاہب کا، تعلیمات کا موازنہ موجود ہے۔ وہاں سے مطالعہ کریں۔ آپ کو مواد مل جائے گا۔

۞...... ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: **وقفِ نَو طالبعلم کو اگر پڑھائی میں دلچسپی بدل گئی ہے اور کوئی دوسرا فیلڈ اختیار کرلیا ہے تو اس کی رپورٹ متعلقہ شعبہ اور انتظامیہ کو دے دیں۔ اگر ایک مضمون سے دوسرے مضمون میں جانا چاہتے ہیں تو بتا دیں اور مرکز کو بھی انفارم کردیں تا کہ ریکارڈ میں اندراج ہوجائے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: **اگر یہاں قدم جمانے ہیں تو ریسرچ (Research) میں جائیں** تو یہاں ان لوگوں کو آپ کی ضرورت پڑے گی۔ جو ڈچ نیشنل ہیں ان کو چاہئے کہ ریسرچ میں جائیں۔ ایک تو آپ کا نام پیدا ہوگا اور دوسرے آئندہ آنے والے زمانے کو کنٹرول کرسکیں گے ورنہ کئی Wilder's اٹھیں گے اور شور مچاتے رہیں گے۔ ایسے لوگوں کا منہ بند کرنے کے لئے ریسرچ میں جانا چاہئے۔

طلباء کے ساتھ یہ پروگرام آٹھ بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو قلم عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ہالینڈ کی جماعتوں ایمسٹرڈیم، ہنسپیٹ، روٹرڈیم، آرنہم اور زاؤ داوست سے آنے والی 19 فیملیز

کے 102افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور بلجیم سے آنے والی فیملی بھی شامل تھی۔ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے۔اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کی سعادت پانے والوں میں آسٹریلیا سے ''مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ''میں شامل ہونے کے لئے آنے والی کرکٹ ٹیم بھی شامل تھی۔اس ٹورنامنٹ کا انعقاد لندن (یوکے) میں 17 تا 20 مئی کو ہورہا ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 12 ممالک سے 18 ٹیمیں شرکت کررہی ہیں۔آسٹریلیا سے یہ ٹیم قریباً 22 گھنٹے کا طویل سفر طے کرکے لندن پہنچی تھی اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پانے کے لئے خصوصی اجازت حاصل کرکے مزید دس گھنٹے کا سفر بذریعہ سڑک طے کرکے نن سپیٹ (ہالینڈ) پہنچے۔ان کھلاڑیوں کی تعداد پندرہ تھی۔ان سب نے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا اور تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔سبھی حضور انور سے مل کر بے حد خوش تھے کہ ملاقات بھی کی اور حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی توفیق بھی ملی۔اللہ تعالیٰ ان سب کو اخلاص اور ایمان میں بڑھائے اور جو سعادتیں انہوں نے پائی تھیں وہ سب کے لئے بابرکت کرے۔(آمین) پھر یہ ٹیم رات بھر دس گھنٹے کا سفر کرکے واپس لندن (یوکے) پہنچی۔

ملاقاتوں کا پروگرام نو بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''بیت النور'' میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے قیام پر تشریف لے گئے۔

17/مئی 2012ء بروز جمعرات:

صبح چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور''میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خط ملاحظہ فرمائے۔اور دیگر دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور (ننسپیٹ) میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 41 فیملیز کے 206 افراد اور 16 سنگل افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز ہالینڈ کی جماعتوں Zoetermeer، Utrecht، Nunspeet، ایمسٹرڈیم، ھیگ، روٹرڈیم، Amstelveen، Arnhem، Liden، Scheden، آئندھونن اور ماسترخت سے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔ان میں سے ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور اپنی زندگیوں کے اس بہترین لمحے اور اس خوش قسمت گھڑی کو ہمیشہ کے لئے تصویر میں بھی محفوظ کیا جو یقیناً ان کے لئے ،ان کے بچوں کے لئے اور آئندہ آنے والی نسل کے لئے بھی ایک قیمتی یادگار کے طور پر محفوظ رہے گی۔آج بھی سکول، کالجز اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا سے قلم حاصل کئے

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

SIX VACANCIES

Ministers of Religion

Ahmadiyya Muslim Community

1. Indonesian Speaker
2. Bangla Speaker
3. Russian and Kazakh Speaker
4. Urdu Speakers (3 vacancies)

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES:

We are inviting applications for the following eight posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

Main qualification/work & Likely posting

Indonesian speaker
Prepare and present religious programmes on TV   London SW19
Bangla speaker
Prepare and present religious programmes on TV   Headquarters London SW18
Russian and Kazakh speaker
Prepare and present religious programmes on TV   London SW19
Urdu speaker
Comparative inter-faith studies and promote research
Minister of Religion training academy London
Urdu speaker
Prepare and supervise new religious trainees Headquarters,London SW18
Urdu speaker
Research, edit preaching literature   Editorial office London SW19

JOB DESCRIPTION:
You would be required to do some or all of the following:
encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

EXPERIENCE REQUIRED:
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and in respect of the first vacancy with understanding of Indonesian. You must have served as a Minister of Religion for not less than two years and have a good record of performance. You will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED:
You are expected to have either:
a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies or professional qualification; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience; or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

PACKAGE:
The stipend/customary offerings package include the following:
Above minimum wage or £3,024/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg rates, gas, electricity paid; travel expenses reimbursed; 28 paid holidays per annum; private medical insurance cover.)
Closing Date: 15 July 2012
Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

مرکزی سطح پر وقفِ نو بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے

اردو اور انگریزی میں جاری ہونے والا پہلا رسالہ

’’مریم‘‘

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی واقفین نو اور واقفات نو کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ ہے۔ آپ اپنے خطبات اور خطابات میں اس طرف احباب کو توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ خود بنفس نفیس اپنی دیگر نہایت اہم مصروفیات کے باوجود واقفین نو بچوں اور بچیوں کے مختلف گروپس کی خصوصی تعلیمی و تربیتی کلاسیں لیتے ہیں، ان کے اجتماعات کو رونق بخشتے ہیں اور انہیں اپنی بابرکت صحبت اور محبت بھری دعاؤں کے ساتھ ساتھ نہایت خوبصورت اور پیارے انداز میں اہم اور ضروری نصائح فرماتے ہیں۔ یہ کلاسز ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر باقاعدگی سے نشر ہوتی ہیں اور یوں یہ فیض عام ہو کر نہ صرف ساری دنیا کے واقفین نو بچوں اور بچیوں تک پہنچتا ہے بلکہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے دیگر تمام افراد مرد و زن چھوٹے بڑے بھی ان سے مستفید ہوتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ جب مختلف ممالک کے دورہ پر تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں بھی وقت کی مناسبت سے واقفین نو بچوں اور بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاسز کا انعقاد کیا جاتا ہے اور یہ کلاسز بھی ایم ٹی اے پر نشر ہوتی ہیں اور ان کی رپورٹس الفضل میں بھی شائع ہوتی ہیں۔ یہ تمام کلاسز جماعت کی ویب سائٹ www.alislam.org پر بھی دستیاب ہیں۔

اب حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد پر اور حضور کی خصوصی توجہ اور رہنمائی میں مرکزی طور پر واقفات نو کے لئے ’’مریم‘‘ نام سے ایک سہ ماہی رسالہ کا بھی اجراء کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کا پہلا شمارہ جنوری تا مارچ 2012ء شائع ہوا ہے۔ اس رسالہ کی ایڈیٹر منزہ خان جبکہ اس کی مینیجر زینوبیہ احمد ہیں۔ اور یہ رسالہ رقیم پریس اسلام آباد سے شائع ہوا ہے۔

یہ رسالہ رنگین خوبصورت کور ڈیزائن اور مفید مضامین پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ کے سو صفحات ہیں اور اردو اور انگریزی میں ہے۔ اس پہلے شمارہ کے 59 صفحات انگریزی میں ہیں اور 41 صفحات اردو میں۔ اس کے مندرجات میں احکام خداوندی، حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تشریح، مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از کتب حضرت مسیح موعودؑ، تحریک وقف نو (اقتباسات از خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ)، واقفین نَو یوکے کے سالانہ اجتماع 26 فروری 2011ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب، اسلام میں شادی کے اغراض و مقاصد، ناروے کی واقفات نَو کے ساتھ منعقد ہونے والی حضور انور ایدہ اللہ کی کلاس کی رپورٹ، واقفین زندگی کے ایمان افروز واقعات، صداقت پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ اور نظموں اور اشعار کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ خصوصی پیغام بھی ہے جو بطور خاص حضور ایدہ اللہ نے رسالہ ’’مریم‘‘ کے اس پہلے شمارہ کے لئے عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے اس پیغام کا مکمل متن ہدیۂ قارئین ہے۔ (مدیر)

....

رسالہ ’’مریم‘‘ کے پہلے شمارہ کے لئے

حضور انور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

لندن

22-1-12

میری عزیز واقفاتِ نو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ یہاں لندن سے وقف نو بچیوں کے لئے ایک مرکزی رسالہ شروع کیا جا رہا ہے۔ اللہ مبارک کرے اور آپ سب کو اس میں لکھنے کی بھی اور اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اس رسالے کو اس پہلو سے ایک تاریخی حیثیت بھی حاصل ہے کہ یہ پہلا رسالہ ہے جو مرکزی سطح پر وقف نو بچیوں کے لئے جاری کیا جا رہا ہے۔ وقف نو بچیوں کو وقف کی یہ تاریخ کبھی نہیں بھولنی چاہئے کہ دنیا میں سب سے پہلے اپنے بچے کو اس کی پیدائش سے قبل وقف کرنے والی ایک عورت ہی تھی اور جس کو اس نے جنم دیا یعنی سب سے پہلی ’’واقفۂ نو‘‘ وہ بھی ایک عورت ہی تھی جس کا نام مریم تھا۔ اس کو وقف کرنے والے والدین نے اس کی ایسی اعلیٰ تربیت کی اور اس بچی نے بھی اپنے اس مقام کو سمجھتے ہوئے وقف کے تقاضوں کو ایسا نبھایا کہ عرش کے خدا نے رہتی دنیا تک کے لئے قرآن کریم جیسی کتاب میں عفت و عصمت کی اس دیوی اور تقویٰ و طہارت سے زندگی بسر کرنے والی اس عورت کی زندگی کو نیکی اور تقویٰ کا اعلیٰ مقام پانے کے لئے ایک مثال کے طور پر محفوظ کر دیا۔ اس دور میں اسی سنّت کے تابع آپ کے والدین نے بھی آپ کو آپ کی پیدائش سے پہلے وقف کیا ہے اور آپ نے بڑے ہو کر خود ان کے اس عہد کی بڑے اخلاص اور وفا سے تجدید کی ہے۔ آپ کے وقف کا یہ مقام اور اعزاز کوئی معمولی بات نہیں ہے لیکن وقف کا یہ اعزاز تبھی آپ کے ماتھوں کا جھومر بن سکتا ہے کہ جب آپ وقف کے تقاضوں کو نبھاتے ہوئے اپنی زندگی خلافت کی تابعدار بن کر گزارنی شروع کریں گی۔ اس لئے ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں اور دنیا کے تمام مذاہب اور تمام تہذیبوں کی تاریخ پڑھ جائیں تو آپ جان لیں گی کہ جو عظمت اور مقام اسلام نے عورت کو دیا ہے وہ کبھی کسی اور مذہب نے اُسے نہیں دیا۔

ایک عورت کا حقیقی تابعدار ہونا اور کامل مسلمان ہونا اس کے لئے پہلے بھی فخر کا باعث تھا اور اب بھی ہے۔ اسلام کے پہلے دور میں عورت نے علم و عمل کے ہر میدان میں قابل قدر اور قابل رشک کارنامے سرانجام دیئے۔ جنگ کے میدان ہوں یا عبادت و ریاضت کے، کاشتکاری کا میدان ہو یا درس و تدریس کا، تجارت ہو یا طب و جراحت، کوئی بھی ایسا علمی و عملی میدان نہیں جس میں عورتیں مردوں سے پیچھے رہی ہوں۔ تمام تر اسلامی تعلیمات کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہوتے ہوئے پردے کی رعایت کے ساتھ ہزاروں مردوں کے مجمعوں سے خطابات بھی ان مسلم عورتوں نے کئے اور درس بھی دیئے۔ پھر جب انہوں نے امانت و تقویٰ اور زہد و ریاضت کے میدان میں قدم رکھا تو صالحیت اور ولایت میں بھی نام پیدا کئے۔ اور علم و عمل کا یہ جھنڈا صرف اسلام کے دورِ اوّل میں ہی نہیں اسلام کے اس دورِ ثانی میں بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں احمدی عورتوں نے ہی بلند کر رکھا ہے۔ اور اب آپ جو واقفات نو بچیاں ہیں، آپ نے بھی یہ جھنڈا علم و عمل کے ہر میدان میں اونچے سے اونچا لہرانا ہے۔ آپ نے یورپ کی مصنوعی آزادیوں اور آسائشوں کی طرف اپنے قلب و نظر کو مائل نہیں ہونے دینا کیونکہ ان کے پیچھے ایسے ہولناک اور روح فرسا مناظر ہیں کہ جو جسموں کے ساتھ ساتھ روحوں کو بھی ایک ایسی قید میں جکڑ لیتے ہیں جن سے پھر انسانیت پاتال کی اتھاہ گہرائیوں میں دفن ہو جاتی ہے حتیٰ کہ پھر نہ دنیا باقی رہتی ہے اور نہ دین۔ پس دنیا کی نِت نئی ایجادات اور ان کی Attraction میں آپ نے کبھی نہیں پڑنا بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تجدید دین کے کاموں کو پھیلانے اور دین کی خدمت کے لئے ہمیشہ مستعد رہنا ہے۔ اس کے لئے آپ کی نظریں ہمیشہ آسمانوں کی طرف رہیں اور آپ کے ذہنوں اور علم و عمل کی پروازیں بھی آسمانوں کی رفعتوں کو چھونے کے عزائم لئے ہوئے ہوں۔ اور اگر آپ نے یہ بلندیاں واقعی حاصل کرنی ہیں تو اس زمانے کے امام اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کے نور سے دنیا کو منور کرنے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ خلیفۂ وقت کی ہدایات اور نصائح کو اپنے لئے مشعل راہ بنا لیں کہ آج یہی تعلیمات آبِ حیات کا حکم رکھتی ہیں جو بالآخر انسان کو ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنا دیتی ہیں۔ یہی وہ زندگی بخش باتیں ہیں جو مردہ دلوں کو حیات جاودانی عطا کرتی ہیں اور زمین سے اٹھا کر آسمانوں کی رفعتوں تک پہنچا دیتی ہیں جہاں فرشتے بھی ان سے ہمکلام ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ پس آپ کو ہمیشہ اس بات کا فہم و ادراک ہونا چاہئے کہ یہ آب حیات سوائے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے کہیں اور سے کبھی آپ کو میسر نہیں آ سکتا۔ اگر آپ نے یہ نکتہ سمجھ لیا اور اس کے مطابق عمل کیا نیز بحیثیت واقفات نو اپنی زندگیوں کے مقصد کو پانے کی کوشش کی اور اس کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزاریں تو یقیناً دنیا و آخرت کی فلاح و نجات آپ کا مقدّر ہوگی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو مَیں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ مَیں خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس کے سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

’’جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر جائیں۔ وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادمِ دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 311)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور ہمیشہ دل و جان سے فدا ہوتے ہوئے دین کی خدمت پر کمربستہ رہنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

دستخط (مرزا مسرور احمد)

خلیفۃ المسیح الخامس

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

ایک مربی سلسلہ کی ایمان افروز داستان
(مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب)

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 7 اگست 2012ء میں مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ کے قلم سے اُن کی ایمان افروز داستان حیات شائع ہوئی ہے۔

مکرم میر صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہمارا گھرانہ اپنے علاقہ میں اکیلا احمدی تھا۔مَیں نماز جمعہ کے لئے اپنے والدصاحب کے ساتھ احمدیہ مسجد جاتا جوساڑھے چارمیل دُور تھی۔ خطبات میں حضرت مصلح موعودؓ کی وقف زندگی کی تحریک کا بھی اکثر ذکر ہوتا۔ 1945ء میں موضع چارکوٹ تحصیل راجوری میں قائم احمدیہ مکتب میں داخلہ لیا جہاں کے واحد نگران اور بانی مدرس محترم ماسٹر بشیر احمد صاحب نے قادیان میں تعلیم وتربیت پائی تھی۔ وہ بھی اکثر قادیان کے روح پرور ماحول کا ذکر کرتے۔ انہی باتوں سے متأثر ہوکر مَیں نے اپنے والدصاحب کی رضامندی سے اپنی زندگی وقف کردی جس کی منظوری کی اطلاع جون 1947ء میں آگئی لیکن تقسیم ہند کے باعث کشمیر میں خصوصاً بدامنی کی فضا پیدا ہوئی۔ ہمارے علاقہ میں تعینات پاکستانی فوج کے نگران اتفاق سے احمدی تھے۔فوج میں شامل ہونے کے لئے جب مَیں نے انٹرویو کے دوران انہیں اپنے زندگی وقف ہونے کا بتایا تو وہ کہنے لگے کہ جماعت کے ادارے لاہور منتقل ہوچکے ہیں،تم وہاں جاؤ اور تعلیم جاری رکھو، ویسے بھی فوج میں شمولیت کے لئے تمہاری عمر کم ہے۔ چنانچہ اگست 1948ء میں مَیں لاہور پہنچا اور جودھامل بلڈنگ میں قائم دفتر تحریک جدید میں حاضر ہوا۔ مجھے بتایا گیا کہ ستمبر میں مدرسہ احمدیہ میں تدریس شروع ہوگی جو احمدنگر میں منتقل ہوگیا ہے۔

1954ء میں مَیں نے مولوی فاضل کیا اور 1957ء میں جامعۃالمبشرین کی تعلیم کی تکمیل ہوئی۔ دو سال بعد B.A. کرلیا اور نومبر 1960ء میں سیرالیون بھجوایا گیا۔ سیرالیون میں احمدیہ سکولوں اور نذیر پرنٹنگ پریس کی نگرانی کے علاوہ احمدیہ سکول Bo کا ہیڈ ماسٹر بھی رہا۔ دسمبر 1963ء میں ربوہ واپس آیا۔ 1965ء میں M.A. کیا۔ مئی 1966ء میں گی آنا میں احمدیہ مشن کا چارج سنبھالا اور اگست 1970ء تک وہاں مقیم رہا۔ اس دوران وہاں دو مساجد کی بنیادیں رکھی گئیں اور ایک مسجد تعمیر ہوئی۔ ایک دینی مدرسہ کی بنیاد بھی رکھی۔ سورینام جانے کا موقع بھی ملتا رہا۔

واپس مرکز پہنچا تو جامعہ احمدیہ میں تدریس کے فرائض قریباً پانچ سال سرانجام دیئے۔ پھر 14 اکتوبر 1975ء کو زیمبیا بھجوایا گیا اور روانگی کے وقت یہ کہا گیا کہ اگر کسی وجہ سے پہلے مبلغ نے وہاں رہائش کے لئے مناسب مکان کرایہ پر نہیں لیا تو مَیں وہاں جاکر دو کمروں کا مکان کرایہ پر لے لوں۔ جب زیمبیا پہنچا تو مبلغ کی رہائشگاہ کو بہت ناگفتہ بہ پایا۔لیکن جب مکان کرایہ پر لینے کی کوشش کی گئی تو معلوم ہوا کہ احمدیہ مشن کی آمد تو سرکاری ریٹ سے منسلک ہے لیکن مکانوں کا کرایہ منڈی کے ریٹ پر طے ہوتا ہے اور یہ فرق اتنا زیادہ تھا کہ مشن کے لئے مکان کرایہ پر لینا ممکن ہی نہیں تھا۔ پھر ہم نے لوساکا میں ایک سرکاری ادارہ کو جو کم آمدنی والوں کے لئے مکان تیار کرتا تھا، درخواست دی تو اُن کا کہنا تھا کہ مشن کم آمدنی والوں میں نہیں آتا۔ چنانچہ پھر دعا پر ہی زور دیا گیا کیونکہ جمعہ کی نماز کے وقت بہت تنگی کا احساس ہوتا تھا۔ ایک روز جمعہ کی نماز کے بعد ایک احمدی طالبعلم نے کہا کہ آئیں ہاؤسنگ اتھارٹی کے دفتر چلیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو افسر نے میرے ساتھ جانے والے طالبعلم سے کہا کہ ہم پہلے کہیں ملے ہیں۔ پھر اُن کا مزید تعارف ہوا۔اس کے بعد ہم نے مشن کے مالی حالات اُس افسر کے سامنے رکھے کہ ہماری آمدنی بہت محدود تھی۔ پھر ہم واپس آگئے۔ اگلے ہی روز اُس افسر نے فون پر بتایا کہ ایک مکان ہمارے لئے مخصوص کردیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں نہایت کم قیمت پر پہلے سے کہیں کشادہ رہائشگاہ مل گئی۔

محترم سیٹھ عبدالکریم صاحب آف کراچی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 25 ستمبر 2012ء میں محترم سیٹھ عبدالکریم صاحب آف کراچی کا ذکرخیر اُن کی بیٹی مکرمہ ص۔حمید صاحبہ کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

محترم سیٹھ عبدالکریم صاحب کے والدین بچپن میں ہی فوت ہوگئے تھے۔ آپ نے نوجوانی میں ایک خواب دیکھنے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے دست مبارک پر احمدیت قبول کی۔

آپ نہایت دیانتدار، سچے اور بدظنّی سے نفرت کرنے والے تھے۔ آپ کے پاس کئی غیراز جماعت بھی اپنی امانتیں رکھوایا کرتے۔ پاکستان بننے کے بعد پہلے آپ سیالکوٹ آئے۔ یہاں غربت کے باوجود مالی قربانی میں شوق سے حصہ لیتے۔لیکن جلد ہی احمدیت کی وجہ سے اتنی مخالفت ہوگئی کہ آپ کو کراچی جانا پڑا۔آپ کے جانے کے بعد گھر پر جلوس بھی حملہ آور ہوا تو ہمسایوں نے مدد کرکے جان بچائی۔ پھر آپ کے اہل خانہ بھی ربوہ منتقل ہوگئے۔ چند دن دارالضیافت میں رہے اور پھر آپ کی اہلیہ نے اپنے ہاتھوں سے ایک کچا کمرہ بناکر سرچھپانے کی جگہ تیار کرلی۔

کراچی میں سیٹھ صاحب نے ایک چھپر نما ہوٹل ڈال لیا۔ کچھ عرصہ بعد اپنے گھر کا سارا زیور فروخت کرکے چار ہزار روپے میں ایک اور ہوٹل خرید لیا جس سے اللہ تعالیٰ نے غیرمعمولی برکت دی اور آپ نے ربوہ میں شاندار گھر اور کراچی میں بلڈنگ بنائی۔ اولاد کو پڑھایا۔ دین کی راہ میں بھی خرچ کیا۔ بہت سادہ زندگی بسر کی۔ ایک بار جلسہ سالانہ کے دنوں میں قریبی لنگرخانہ میں نانبائیوں کی ضرورت کا اعلان ہوا تو آپ بھی چلے گئے اور خدمت بجالائے۔

خدمت خلق اور مہمان نوازی کا بہت جذبہ تھا۔ ہمسایوں کا بہت خیال رکھتے۔ اگر کبھی کوئی سالن لینے آتا تو ساری ہانڈی الٹا دیتے اور اپنے لئے بازار سے لے آتے یا اَور پکا لیتے۔

آپ کی وفات کراچی میں ہارٹ فیل ہوجانے سے ہوئی۔ تدفین ربوہ میں کی گئی۔

مکرم قریشی محمد اعظم طاہر صاحب (شہید)

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30 ستمبر 2009ء میں مکرم قریشی محمد اعظم طاہر صاحب آف اوچ شریف (ضلع بہاولپور) کی شہادت کی خبر شائع ہوئی ہے جنہیں 26 ستمبر 2009ء کو رات ساڑھے آٹھ بجے دو مسلح افراد نے سرراہ فائر کرکے شہید کردیا۔ آپ کی عمر 51 سال تھی۔ آپ ایک تقریب سے فارغ ہوکر اپنی بیٹی اور نواسہ ونواسی کے ہمراہ موٹرسائیکل پر واپس گھر آرہے تھے جب یہ واقعہ پیش آیا۔ بعد میں حملہ آور شہید مرحوم کی موٹرسائیکل لے کر فرار ہوگئے۔

مکرم قریشی محمد اعظم طاہر صاحب 1958ء میں اوچ شریف میں پیدا ہوئے اور وہیں سے میٹرک کیا۔ پھر طبیہ کالج ربوہ اور طبیہ کالج بہاولپور سے میڈیکل ٹیکنیشن کا کورس کیا۔ گزشتہ 19 سال سے ایک سرکاری ہسپتال میں بطور میڈیکل ٹیکنیشن ملازم تھے۔ نہایت عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ دیانتداری اور خلوص کے ساتھ کام کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اور خلافت کے ساتھ فدائیانہ تعلق تھا۔ مالی قربانی اور دیگر خدمات میں بھرپور حصہ لیتے۔ قائد خدام الاحمدیہ اور زعیم انصاراللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پاچکے تھے۔ گزشتہ دس سال سے سیکرٹری مال تھے۔

شہید مرحوم نے پسماندگان میں بوڑھے والد (عمر 82 سال) کے علاوہ اہلیہ، ایک بیٹی اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ نیز پانچ بھائی اور پانچ بہنیں بھی ہیں جن میں سے ایک بھائی مکرم محمد اکرم عمر صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن میں ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ تدفین ربوہ میں کی گئی۔

محترم چودھری انوراحمد کاہلوں صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 5 اکتوبر 2009ء کی خبر کے مطابق محترم چودھری انوراحمد کاہلوں صاحب 27 ستمبر 2009ء کو کراچی میں وفات پاگئے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

محترم چودھری انور احمد صاحب 1921ء میں محترم چودھری بشیر احمد کاہلوں صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں وصیت کی۔ B.A. کرنے کے بعد حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانصاحبؓ (وزیر ریلوے انڈیا) کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کیا۔ پاکستان بننے کے بعد مشرقی پاکستان چلے گئے جہاں امیر جماعت احمدیہ کلکتہ بھی رہے اور صوبائی نائب امیر ڈھاکہ کے طور پر بھی خدمت کی۔ 1971ء میں پاکستان آگئے اور پھر برطانیہ چلے گئے۔ جب حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے لندن ہجرت فرمائی تو آپ نیشنل پریذیڈنٹ جماعت برطانیہ تھے۔ بعدازاں امیر جماعت اور صدر قضاء بورڈ یوکے بھی رہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے بورڈ کے بھی رکن رہے۔ خلافت سے وفا کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ 2 اکتوبر 2009ء میں آپ کا ذکرخیر فرمایا۔

محترم چودھری صاحب کی اہلیہ پہلے ہی وفات پاچکی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔

محترمہ رسول بیگم صاحبہ

ماہنامہ ''مصباح'' ربوہ نومبر 2009ء میں محترمہ رسول بیگم صاحبہ اہلیہ محترم عطاء اللہ صاحب درویش قادیان کا ذکرخیر اُن کی نواسی کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

آپ 1924ء میں گاؤں رحمت خان ضلع شیخوپورہ میں محترم میاں مہردین صاحب کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد معذور تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو قادیان بلوالیا۔ آپ کی شادی مکرم عطاء اللہ صاحب (درویش) سے ہوئی۔ آپ کو قادیان میں لجنہ میں بطور جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال خدمت کا موقع ملا۔ پاکستان کے قیام پر سندھ آگئیں اور اپنے خاوند کے ہمراہ مختلف سٹیٹس میں مقیم رہیں۔ ہر جگہ لجنہ کی سالہا سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ بشیرآباد سٹیٹ میں دو سال اور مبارک آباد سٹیٹ میں اٹھارہ سال تک صدر لجنہ بھی رہیں۔ مرکز کی ہدایت پر مختلف مجالس کا دورہ کرکے معائنہ کرتیں اور ہدایات دیتیں۔ اس دوران آپ کی مجلس کو متعدد انعامات اور سنداتِ خوشنودی کا حقدار قرار دیا جاتا رہا۔

آپ بے شمار خوبیوں کا مجموعہ تھیں۔ متقی، پرہیزگار، احمدیت کی شیدائی اور ہردلعزیز تھیں۔ جھوٹ سے نفرت، مہمان نوازی اور غریب پروری آپ کا شعار تھا۔ بارہ سال کی عمر سے تہجد شروع کی جو آخری دنوں کی بیہوشی کے علاوہ کبھی قضا نہیں کی۔ آخری بیہوشی میں بھی ہوش آتا تو یہی کہتیں کہ مجھے وضو کروادو تاکہ مَیں نماز پڑھ لوں۔ احمدیوں کے علاوہ کثرت سے غیراز جماعت بھی آپ کو دعا کے لئے کہنے آتے۔ اکثر لوگ اپنے تنازعات آپ سے حل کرواتے اور مختلف امور کے لئے مشورے کرتے۔ آپ غیراز جماعت کے دکھ سکھ میں شریک رہتیں۔ بے شمار بچوں کو قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھانے کی توفیق پائی۔ رمضان میں اپنے گھر میں درس کا اہتمام کرواتیں۔ قرآن کریم کا اکثر حصہ زبانی یاد تھا جسے روزانہ الگ کمرہ میں بیٹھ کر دہرایا کرتیں۔ اپنے ذاتی خرچ سے ایم ٹی اے لگواکر خطبہ سنوانے کا انتظام بھی آپ نے کیا ہوا تھا۔ اخبارات ورسائل بھی لگوائے ہوئے تھے۔

18 نومبر 2007ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ نے لندن میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 9/جون 2009ء میں شامل اشاعت مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب کی غزل سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

یہ ہم سے ہو نہ سکا مصلحت نباہ رکھنا
سجن سے پیار، عدو سے بھی رسم و راہ رکھنا

ترا جمال نگاہوں میں آ کے یوں ٹھہرا
کہ پھر گوارا نہ تھا اور کسی سے چاہ رکھنا

دیارِ حسن کی چاہت بکھر نہ جائے کہیں
یہ آرزو دلِ ناداں میں بے پناہ رکھنا

ہمیں بھی صحنِ چمن میں ہے جستجوئے بہار
ہمارے نام بھی شامل یہ اک گناہ رکھنا

حصارِ حفظ واماں میں ہے ''کل من فی الدار''
ہمیں ضرور نہیں اسلحہ و سپاہ رکھنا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

22nd June 2012 – 28th June 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 22nd June 2012

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:35 Yassarnal Qur'an
01:00 Huzoor's Tours: Tour of Africa
01:50 Japanese Service
02:45 Tarjamatul Qur'an class
04:15 Aaina
05:00 Liqa Ma'al Arab
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Qur'an
07:00 Huzoor's Tours: tour of Scandinavia
07:55 Siraiki Service
08:35 Rah-e-Huda
10:10 Indonesian Service
11:10 Fiq'ahi Masa'il
12:00 Friday Sermon: recorded on 15th June 2012
13:15 Seerat-un-Nabi (saw)
13:50 Tilawat
14:00 Yassarnal Qur'an [R]
14:35 Bengali Service
15:50 Roohani Khazaa'in Quiz
16:15 Muslim Scientists
16:45 Friday Sermon [R]
18:00 MTA World News
18:45 Huzoor's Tours [R]
19:40 Beacon of Truth
20:35 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:05 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday 23rd June 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:40 Yassarnal Qur'an
01:10 Huzoor's Tours: tour of Scandinavia
02:05 Friday Sermon: rec. on 22nd June 2012
03:15 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 19th March 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Al-Tarteel
06:55 Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 1st August 2010
08:20 International Jama'at News
08:50 Story Time: Islamic stories for children
09:10 Question and Answer Session: recorded on 21st October 1995. Part 1.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon [R]
12:10 Tilawat
12:20 Story Time [R]
12:40 Al-Tarteel [R]
13:05 Live Intikhab-e-Sukhan
14:10 Bengali Service
15:15 Spotlight
16:00 Live Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel [R]
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana UK 2010: Concluding Address [R]
19:45 Faith Matters
20:45 International Jama'at News
21:20 Rah-e-Huda [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 24th June 2012

00:05 MTA World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55 Al-Tarteel
01:20 Jalsa Salana UK: Concluding address delivered by Huzoor on 1st July 2010
02:45 Story Time
03:05 Friday Sermon: rec. on 22nd June 2012
04:20 Spotlight
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 20th March 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Qur'an
06:50 Jamia Ahmadiyya UK Class
08:00 Faith Matters
09:10 Question and Answer Session: recorded on 25th March 1996. Part 2
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 16th September 2011
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Qur'an
13:00 Friday Sermon [R]
14:05 Bengali Service
15:15 Jamia Ahmadiyya UK Class
16:15 Roohani Khazaa'in Quiz
16:45 Muslim Scientist
17:05 Kids Time
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 MTA World News
18:25 Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
19:30 Real Talk
20:35 Humanity First: Haiti Relief
21:10 MTA Variety
22:05 Friday Sermon [R]
23:15 Question and Answer Session [R]

Monday 25th June 2012

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:40 Yassarnal Qur'an
01:05 Jamia Ahmadiyya UK Class
02:10 Humanity First: Haiti Relief
02:40 Friday Sermon
03:50 Real Talk
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th March 1997
06:00 Tilawat & Dars
06:35 Al-Tarteel
07:00 Huzoor's Tours
08:00 International Jama'at News
08:40 Muslim Scientist
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat. Recorded on 8th June 1998
10:05 Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 13th April 2012.
11:10 Jalsa Salana Qadian 2009
12:00 Tilawat & Dars
12:35 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: rec. on 8th September 2006
14:05 Bengali Service
15:10 Jalsa Salana Qadian 2009 [R]
16:00 Rah-e-Huda
17:35 Al-Tarteel
18:00 MTA World News
18:20 Huzoor's Tour [R]
19:30 Football Tournament: Organised by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya USA [R]
20:30 Rah-e-Huda [R]
22:05 Friday Sermon [R]
23:10 Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday 26th June 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat
00:35 Insight: recent news in the field of science
00:50 Al-Tarteel
01:20 Huzoor's Tours
02:30 Kids Time
03:05 Friday Sermon: rec. on 8th September 2006
04:10 Jalsa Salana Qadian 2009
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 27th March 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Jalsa Salana UK: Concluding address delivered by Huzoor on 1st July 2010
08:30 Insight: recent news in the field of science
08:45 Australian Hobbies
09:15 Question and Answer Session: recorded on 25th March 1996. Part 2.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 1st July 2011
12:05 Tilawat & Insight
12:30 Yassarnal Qur'an
13:00 Real Talk
14:00 Bengali Service
15:00 Mosha'irah
16:00 Prophecies of the Holy Prophet Muhammad (saw)
16:30 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
17:05 Le Francais C'est Facile
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:20 Jalsa Salana UK [R]
19:45 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 22nd June 2012
20:45 Insight: recent news in the field of science
21:00 Prophecies about the Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
21:30 Australian Hobbies [R]
22:00 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
23:00 Question and Answer Session [R]

Wednesday 27th June 2012

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Jalsa Salana UK: concluding address delivered by Huzoor on 1st August 2010
02:45 Le Francais C'est Facile
03:15 Australian Hobbies
03:45 Prophecies about the Holy Prophet (saw)
04:15 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 1st April 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:35 Al-Tarteel
06:55 Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 26th September 2010.
07:50 Real Talk
08:55 Question and Answer Session
10:05 Indonesian Service
11:10 Swahili Service
12:05 Tilawat & Dars-e- Malfoozat
12:40 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon
14:00 Bengali Service
15:05 Fiq'ahi Masa'il
15:40 Kids Time
16:15 Faith Matters
17:10 Dua-e-Mustaja'ab
17:40 Al-Tarteel
18:05 MTA World News
18:25 Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema [R]
19:20 Real Talk [R]
20:30 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:10 Kids Time [R]
21:40 Dua-e—Mustaja'ab [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:05 Intikhab-e-Sukhan

Thursday 28th June 2012

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat
00:35 Al-Tarteel
01:00 Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya UK Ijtema: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 26th September 2010.
01:55 Fiq'ahi Masa'il
02:35 Moshaa'irah
03:45 Faith Matters
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 2nd April 1997
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's tour of Scandinavia, in 2005.
08:00 Beacon of Truth
09:00 Tarjamatul Qur'an class: rec. on 3rd January 1996
10:00 Indonesian Service
11:05 Pushto Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Qur'anz
13:00 Beacon of Truth [R]
14:00 Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 22nd June 2012
14:50 Aaina
15:20 Intikhan-e-Sukhan
16:25 Tarjamatul Qur'an class [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:15 Huzoor's Tours [R]
19:35 Faith Matters
20:35 Qur'an Sab Se Acha
21:05 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:15 Aaina [R]
23:00 Beacon of Truth [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 19 Friday 15 June, 2012 Issue No. 24

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ مارچ 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

دوسری قسط

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
''جب خدا تعالیٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اس کے واسطے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گزرے ....اس لئے اگر کوئی ابتلاء آوے تو گھبرانا نہیں چاہئے''
(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 182۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ مارچ سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

ایک اور احمدی شہید کر دیا گیا

......**نواب شاہ سندھ، 7 مارچ:** مکرم مقصود احمد صاحب جو ربوہ سے نواب شاہ میں ایک پرائیویٹ کمپنی کے نمائندہ کے طور پر گئے ہوئے تھے، کو بھرے بازار میں گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ آپ کا آبائی علاقہ کرونڈی سندھ ہے۔ آپ کیورو ٹیو میڈیسن کمپنی کے نمائندہ کے طور پر اپنے معمول کے ماہانہ دورہ پر سندھ میں ادویات کی فروخت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار آپ پر حملہ آور ہوئے اور آپ موقع پر ہی راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔ آپ کو کئی مہینوں نے جان سے مار دینے کی دھمکیاں مل رہی تھیں۔ شدت پسند طبقہ تو اس ہندو ڈاکٹر کو بھی دھمکیاں دے رہا تھا جس کو مکرم مقصود صاحب دوائیاں مہیا کیا کرتے تھے۔ اور کہا کہ ''اگر یہ مرزائی تمہارے پاس دوبارہ آیا تو ہم اسے بھی اور تمہیں بھی قتل کر دیں گے۔''

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ پولیس نے اس قتل کی واردات کی ایف آئی آر تو درج کر لی ہے مگر تا حال کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ نواب شاہ میں دس دن کے اندر اندر کسی احمدی کی شہادت کا یہ دوسرا سانحہ ہے۔

مکرم مقصود صاحب کے دادا نے 1934ء میں احمدیت قبول کی تھی اور ان کو 1966ء میں کرونڈی میں شہید کر دیا گیا تھا اور مکرم مقصود صاحب انتہائی بچپن میں اس المناک سانحہ کے عینی شاہد تھے اور 46 سال بعد اپنے دادا کے مشن کی تکمیل میں اسی راہ کے راہی بن گئے۔ آفرین ہے کہ ایمان پر سمجھوتہ نہ کیا اور جان سی عزیز شے بے دریغ قربان کر دی۔ سچ ہے کہ شہادت احمدی کو کمزور نہیں، مضبوط کرتی ہے۔

سب گواہی دیتے ہیں کہ مکرم مقصود صاحب ایک اعلیٰ کردار کے مالک انسان تھے ایک ملنسار اور ہمدرد انسان۔

راولپنڈی میں احمدیوں کو نماز سے روکنے کیلئے اوچھے ہتھکنڈوں کا استعمال

......**راولپنڈی، مارچ 30:** سرکاری حکام بالا کی عدم توجہگی کے باعث شدت پسندوں کی طرف سے چند ماہ قبل شروع ہونے والی احمدیہ بیت الذکر سیٹلائیٹ ٹاؤن کے خلاف مہم اب نہایت خطرناک اور غیر شریفانہ رنگ پکڑ چکی ہے۔ ہم اپنے قارئین کو دشمنان کی کارروائیوں سے مطلع کرتے آئے ہیں۔ تازہ صورت حال کچھ اس طرح ہے:

مقامی لوگوں کے مطالبہ پر پولیس نے 2 مارچ کو احمدیوں کو اس بیت الذکر میں جمعہ کی ادائیگی سے روک دیا۔ اس موقع پر صرف پہلے سے اندر موجود چند احباب اور ڈیوٹی والے خدام جمعہ کی نماز ادا کر سکے۔ اگلے جمعہ پولیس کے تیور مزید بگڑے ہوئے تھے اور احمدیوں پر مزید سختی کا عنصر نمایاں تھا۔ مثلاً پولیس کی نفری صبح نو بجے ہی آن وارد ہوئی جبکہ جمعہ کا وقت دوپہر ایک بجے ہوتا ہے۔ پولیس والوں نے احمدیوں کو اپنی بلڈنگ کے استعمال سے ہی روک دیا حالانکہ اس عمارت میں صرف نماز کی ادائیگی کا انتظام نہ ہے بلکہ بعض دفاتر بھی قائم ہیں نیز مربی ہاؤس بھی اسی عمارت کے اندر واقع ہے۔ پولیس نے اس روز اتنی سختی کی کہ مربی صاحب کے بچوں کو سکول کا وقت ختم ہونے کے بعد عمارت میں واقع اپنی رہائش گاہ تک جانے سے بھی روک دیا۔ اور اس معصوم کو مجبوراً باہر ہی جمعہ کا وقت ختم ہونے اور پولیس کا پہرہ ختم ہونے کا انتظار کرنا پڑا۔ یہ واقعہ پاکستان میں سرکاری انتظامیہ کا مولوی سے شرمناک گٹھ جوڑ کا نمونہ ہے کیونکہ سرکاری مشینری اور ملازمین کا اولین فرض شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق کی حفاظت کرنا ہوا کرتا ہے۔ لیکن شائد احمدی پاکستان کے شہری ہی نہیں ہیں اور پاکستان میں ایسی صورت حال میں احمدیوں کی مذہبی آزادی اور ان کے عبادت کے حق کی حفاظت کی کسے پرواہ ہو سکتی ہے۔

احمدی نوجوان کا اغواء

......**کوٹری سندھ، 18 مارچ:** مکرم قیصر احمد صاحب ابن مکرم شہباز احمد صاحب کو مورخہ 18 مارچ کو کوٹری ضلع حیدرآباد سندھ سے اغوا کیا گیا اور اغوا کاروں کی طرف سے دس لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ سامنے آیا۔ آپ کو بلوچستان میں ''حب'' کے علاقہ میں رکھا گیا۔ اغوا کاروں نے تاوان کی رقم ملنے پر آپ کو مورخہ 25 مارچ کو آزاد کر دیا۔

نواب شاہ سندھ میں شدید مخالفت

......**نواب شاہ:** اس علاقہ میں معاندین احمدیت کی سرگرمیاں اپنے عروج پر ہیں۔ چند دن کے وقفہ سے دو معصوم احمدیوں کی دردناک شہادت اس مظلوم طبقہ کے خلاف برسر پیکار شدت پسندوں کی درندگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اطلاعات کے مطابق مخالفت کی اس تازہ لہر کے پیچھے سپاہ صحابہ، جمعیت علمائے اسلام اور ختم نبوت کے نام پر سرگرم دہشت گرد تنظیمیں ہیں۔ چند حالیہ واقعات کا اندراج ذیل میں کیا جاتا ہے:

1: سٹیشن روڈ کی مسجد کبیر میں ''ردِ قادیانیت کورس'' کا انعقاد کیا گیا۔ یہ مسجد دیوبندی مولویوں کا گڑھ ہے اور تحریک ختم نبوت کا ضلعی دفتر بھی یہاں ہے۔ اور ان لوگوں کی ''مہربانی'' سے اس علاقہ میں احمدیوں کا معاشی اور تجارتی بائیکاٹ ہونا بھی شروع ہو چکا ہے۔

2: اسی مسجد میں 16 مارچ کو تحریک ختم نبوت کے احمدیت مخالف کانفرنس بھی منعقد کی تھی۔ اس کانفرنس سے ختم نبوت کے مرکزی صدر مولوی عبدالمجید آف ملتان، عبدالغفور قاسمی، مولوی اعجاز مصطفیٰ امیر ختم نبوت کراچی چیپٹر، اور جے یو آئی کے ٹکٹ پر رکن سینٹ بننے والے خالد سومرو نے خطاب کرتے ہوئے نفرت اور فساد کا پرچار کیا اور عوام کالانعام کو احمدیوں پر ظلم کرنے کے لئے خوب اکسایا۔

3: ضلع نواب شاہ کے علاقہ سکرنڈ کی مقامی جماعت کے صدر مکرم محمد اکرام اٹھوال صاحب کے گھر کی بیرونی دیوار پر مخالفین احمدیت نے چاک سے واضح لکھائی میں لکھا کہ ''اے گستاخان محمد صلی اللہ علیہ وسلم، تم محفوظ نہیں ہو۔'' یہی پیغام تحریری صورت میں آپ کے بھائی مکرم محمد اعظم صاحب کے گھر پر لکھا ہوا ملا ہے۔ اس قدر واضح دھمکی کے بعد مذکورہ بالا دونوں خاندان خوف کے سائے میں جی رہے ہیں۔

4: ضلع نواب شاہ کی جماعت کوٹ قاضی کے صدر مکرم رانا اشفاق احمد صاحب مقامی بازار سے پھل خرید رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اونچی آواز میں کہا ''تم پر سختی ہی کرنی پڑے گی''۔ مکرم رانا صاحب اس پیغام کے بعد نقل مکانی کو ہی ترجیح دے رہے ہیں۔

5: ضلع نواب شاہ کے علاقہ باندھی میں مکرم محمد اسلم بھٹی صاحب بطور ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔ مورخہ 16 مارچ کو آپ کو دھمکی آمیز فون کال آئی اور مخاطب نے قہقہہ لگا کر کہا کہ ''سو جاؤ۔ تمہارے دن گنے جا چکے ہیں۔ آج تمہارا آخری دن ہے۔'' اگلے دن آپ کو میسج آیا: "YOU ARE FINISH"

احمدی حسب سابق قانون کے رکھوالوں کو ان تمام سرگرمیوں کی اطلاع کر دیتے ہیں۔

پاکستان کی نئی نسل کی تیاری

پاکستان میں نظام تعلیم اپنی پستی کی حدوں کو چھو رہا ہے۔ اول تو بچے سکول ہی نہیں جاتے اور جو کسی طرح داخل ہو جائیں وہ محض پرائمری سکول مکمل کرتے ہیں۔ ذیل میں سکولوں کے اندر تقسیم ہونے والے کاپیوں کتابوں کے لئے مخصوص سٹیکرز کی تحریر کا نمونہ درج کیا جاتا ہے تا پاکستان کی نئی نسل کی اٹھان کا اندازہ کیا جا سکے:

(1) قادیانیوں کے ساتھ بول چال اور لین دین بالکل حرام ہے۔
نام.........................رول نمبر.............................
کلاس.....................سکول/ کالج.........................
رابطہ: ورلڈ تحفظ ختم نبوت کونسل, 0334-4090965
0321-4081855

(2) محبت رسول کی پہلی نشانی۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ
نام...............رول نمبر...........................
کلاس...................سکول/ کالج.....................
رابطہ: ورلڈ تحفظ ختم نبوت کونسل, 0334-4090965
0321-4081855

(3) اگر آپ کا کوئی استاد قادیانی ہے تو اس سے پڑھنے سے انکار کر دیں
نام...................رول نمبر.................................
کلاس...................سکول/ کالج...................
رابطہ: ورلڈ تحفظ ختم نبوت کونسل, 0334-4090965
0321-4081855

(باقی آئندہ)

تعمیر مساجد فنڈ

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1952ء میں تعمیر مساجد فنڈ کی ایک مد جاری فرمائی تھی جس میں جماعت کے ہر طبقہ کو حصہ لینے کی تحریک فرمائی تھی۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکناف عالم میں مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے اس مد کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کی یاددہانی کے سلسلہ میں خطبہ جمعہ 11/نومبر 2005ء میں فرمایا:

''اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی''۔

مذکورہ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے بچوں کو خصوصی طور پر مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

''ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے تو عموماً اس خوشی کے موقعہ پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے''۔

پھر فرمایا: ''اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں، ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مدّ میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارے میں اپنے بچوں کی تربیت کریں''۔